REGD NO E.67

مرادو نمبر ۶۷

## اخبار احمدیہ

ربوہ ۷ ستمبر (بوقت ۸ بجے صبح) سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق الفضل میں شائع شدہ آج کی اطلاع مظہر ہے کہ

کل حضور کو دن میں دو تین بار بے چینی کی تکلیف ہو گئی رات کو پہلے حصہ میں
نیند آ گئی بعد میں بے چینی رہی

احباب خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ مولا کریم اپنے فضل سے حضور کو صحت کاملہ و شفا عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

قادیان ۱۰ ستمبر مولوی شریف احمد صاحب امینی مبلغ مدراس مورخہ ۸ ستمبر کو اور مکرم مولانا محمد سلیم صاحب فاضل کلکتہ سے آج دوپہر کو یہاں تشریف لائے۔ ہر دو مبلغین کرام بورہ کشمیر کے جلسہ سالانہ میں شرکت اور دیگر جماعت ہائے کشمیر و جموں کے تبلیغی و تربیتی دورہ کے لئے کل یہاں سے تشریف لے جا رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ سفر و حضر میں سب کا حافظ و ناصر ہو اور ان کو نائز المرام واپس لائے۔ آمین۔

قادیان ۱۰ ستمبر۔ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ مع مرزا وسیم صاحبہ و اولاد کے بفضلہ تعالیٰ خیریت سے ہیں۔ الحمد للہ۔

۱۲ ربیع الثانی ۱۳۸۳ھ | ۱۲ ستمبر ۱۹۶۳ء | ۲۳ ربیع الثانی ۱۳۸۳ھ | ۱۲ تبوک ۱۳۴۲ ہش

# قمر الانبیاء حضرت مرزا بشیر احمد رضی اللہ عنہ کے وصال پر

## درویشانِ قادیان کی طرف سے دلی رنج و الم اور تعزیت کا اظہار

## آپ کے اخلاق فاضلہ اور احسانات عظیمہ کا تذکرہ

زمانہ گذر جائے گا اور
خدا کے رستے دے پودے ہوں
گے مگر سچ تو یہ ہے کہ درویشان
قادیان حضرت مرزا بشیر احمد صاحب
جیسا مشفق مربی اور مونس و
محسن پھر نہ پائیں گے۔!!

مورخہ ۴ ستمبر ۱۹۶۳ء بعد نماز عصر زیر صدارت محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب مسجد مبارک میں جملہ درویشان کا ایک ہنگامی اجلاس ہوا۔ جس میں حضرت قمر الانبیاء کے سانحۂ ارتحال پر حسب ذیل قرار داد تعزیت متفقہ طور پر منظور کی گئی:۔

کل صبح سحری کے وقت جب فون کے ذریعہ یہ اندوہناک خبر یہاں پہنچی کہ ہمارے محسن ہمارے محبوب اور مشفق قمر الانبیاء حضرت مرزا بشیر احمد صاحب اسی رات سات بجے لاہور میں ہمیشہ کے لئے ہم سے جدا ہو گئے ہیں۔ تو سب مقامی درویشان اور احباب جماعت کو بے حد دلی صدمہ پہنچا۔ اگرچہ حضرت ممدوح کی شدید علالت کی خبر ایک روز قبل بذریعہ تار مل چکی تھی لیکن ہم میں سے کوئی بھی ایسی اندوہناک خبر کے سننے کے لئے تیار نہ تھا۔ حضرت میاں صاحب کا جو مشفقانہ و مربیانہ سلوک ہم ساکنین قادیان کے ساتھ رہا وہ رہتی دنیا تک یاد رہے گا۔ آپ کے احسانات کبھی بھلائے نہیں جا سکتے۔ آپ کی بلند باوقار محبوب شخصیت نے تمام درویشان قادیان کے دلوں میں خاص مقام حاصل کر رکھا تھا یہی وجہ ہے کہ ایک روز قبل جب آپ کی شدید علالت کی خبر یہاں موصول ہوئی سب درویش بے قرار ہو گئے۔ اور انفرادی دعاؤں کے ساتھ اجتماعی دعاؤں میں بھی بڑے خشوع و خضوع سے منہمک ہو گئے لیکن خدا کی مرضی پوری ہوئی اور ہم اپنے حقیقی مونس و غمخوار اور سچے مشفق سے محروم ہو گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ عنہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مبشر اولاد اور پنجتن پاک میں سے دوسرے تھے۔ اللہ تعالیٰ کے الہام میں آپ کو قمر الانبیاء کے لقب سے یاد کیا گیا چنانچہ آپ کی ستر سالہ درخشندہ زندگی اس بات پر شاہد ہے کہ آپ کو چاند کی طرح نبیوں کی روحانی تعلیم اور اسوہ حسنہ کو اپنی بلند پایہ خداداد قابلیتوں اور اعلیٰ مقام تقویٰ کے تحت دنیا والوں تک ایسے رنگ میں پہنچاتے رہے کہ آپ کی ایک ایک بات دلوں میں اترتی جاتی اور قدر کی نگاہ سے دیکھی جاتی ——

آپ کو سلسلہ کے بیشمار انتظامی و تربیتی امور کو سر انجام دینے کے بیسیوں مواقع میسر آئے جنہیں آپ نے نہایت خوش اسلوبی سلیقہ شعاری اور پوری دور اندیشی کے ساتھ پایۂ تکمیل کو پہنچایا اور ہر اہم موقعہ پر جماعت کی گرانقدر راہنمائی فرمائی۔

آپ ایک بلند پایہ مصنف اور بہترین صاحب قلم تھے۔ آپ کی قلم اور زبان میں خدا تعالیٰ نے ایسی روانی اور تاثیر رکھی تھی کہ جنرل نک نے اس کا اعتراف کیا اور خراج تحسین ادا کیا۔

عہد طفولیت سے لے کر جوانی اور پھر بڑھاپے کے سبھی زمانوں میں اسلام اور احمدیت کی خدمت بجا لانے میں دن رات ایک کر دیا۔ اس سلسلہ میں کبھی نہ ماندہ ہوئے نہ ملول بلکہ آپ کے چہرے پر ہمیشہ شگفتگی اور متانت ہی دیکھی گئی۔

آپ کے قلب مطہر میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بے پناہ محبت اور عشق تھا جس کی نمایاں جھلک آپ کی جملہ تحریرات تصانیف و مضامین میں واضح طور پر دکھائی دیتی ہے۔

ملکی تقسیم کے بعد جب قادیان کی دیگر آبادی کو یہاں سے ہجرت کرنا پڑی اور اس جگہ صرف ۳۱۳ درویش رہ گئے۔ حضرت اقدس امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے قادیان والوں کی روحانی اور تربیتی امور میں راہنمائی کا کام بعض خاص آپ ہی کے سپرد فرمایا۔ ایسے وقت میں جبکہ بین المملکتی حالات بھی بے حد خراب تھے اور قادیان میں رہنے والوں کو کئی قسم کی مشکلات اور پریشانیوں کا سامنا تھا آپ کی روحانی توجہ اور بر وقت راہنمائی اور ہدایات نے ان کے دلوں کو مقامات مقدسہ کی خدمت و آبادی کے ساتھ ایسا وابستہ کر دیا کہ چند روز کے لئے ٹھہرنے والے ہمیشہ کے لئے اسی جگہ کے ہو گئے۔!!

ہر مشکل میں آپ نے درویشان کی بہترین غمخواری کی دلی ہمدردی اور محسنانہ شفقت کا سلوک آخری دم تک جاری رکھا خود آپ کے دل میں درویشان سے بے پناہ محبت تھی اور ہمیشہ اپنے تئیں درویشوں کے لئے بمنزلہ باپ خیال فرماتے جیسا کہ آپ نے ایک موقعہ پر اپنی ایک چٹھی بنام ناظر صاحب امور عامہ قادیان میں تحریر فرمایا:۔

"قادیان کی انجمن اور میں جو ان کا ناظر ہوں درویشوں کے لئے گویا باپ کی حیثیت رکھتے ہیں"

ادھر ایک ایک درویش کو بھی آپ سے والہانہ محبت و عقیدت رہی جناب کے وصال پر تمام درویش اپنے آپ کو گویا یتیم محسوس کرتے ہیں اور ان پر آپ کی وفات کا صدمہ زیادہ اثر انداز ہے۔

درویشان سے آپ کی انتہائی محبت و الفت کا یہ عالم تھا کہ جب کبھی کوئی درویش ربوہ یا لاہور میں آپ سے ملاقات کی غرض سے حاضر ہوتا فوری طور پر آپ اسے شرف باریابی بخشتے اس کی دلجوئی کرتے۔ حالات دریافت فرماتے اور بڑے ہی مشفقانہ انداز میں رخصت فرماتے۔ ان کی ضروریات کا ہر دم خیال رکھتے ان کی بر وقت امداد فرماتے ان کے بال بچوں اعزہ و اقارب کو اپنے احسانات سے نوازتے اور ان پر ہمیشہ شفقت کا ہاتھ رکھتے۔ آپ کی بعد مصروفیات اور آخری وقتوں میں صحت کی بے حد خرابی بھی درویشان کو اپنے ہاں

ملک صلاح الدین ایم۔اے پرنٹر و پبلشر نے راما آرٹ پریس امرتسر میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائیٹر صدر انجمن احمدیہ قادیان

مشرف باریابی بخشتے رہے کبھی رنگ نہیں ۔!!
اور اب ــــ آپ کے اس جہانِ فانی سے ہمیشہ کے لئے رخصت ہو جانے پر قادیان کا ہر درویش اپنے تئیں بالکل یتیم اور کھویا کھویا سا پاتا ہے اور آپ کی یاد آ جانے پر دل میں ایک گہری ٹیس پیدا ہوتی ہے ۔

ــــ زمانہ گذرتا جائے گا اور خدا کے وعدے پورے ہوں گے مگر سچ تو یہ ہے کہ درویشانِ قادیان حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ عنہ جیسے مشفق مربی اور مونس و محسن پھر نہ پا سکیں گے ۔!!

اَعلیٰ اللّٰہ لہٗ فی الجنۃ منزلاً

ایسے دلدوز عظیم صدمہ کے موقعہ پر بار بار ہمیں اپنے آقا سیدنا حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا خیال آتا ہے جو خود بھی ایک طویل عرصہ سے علیل ہیں ۔

حضرت میاں صاحب کے سانحہ ارتحال پر آپ کو دلی صدمہ ہونا یقینی ہے اور ایسی حالت میں آپ کی کمزور صحت پر اس کا اثر پڑنا لازمی ہے۔ اس لئے ہم سب حضور کی صحت کاملہ و عاجلہ کیلئے بارگاہ رب العزت میں نہایت تضرع وانکسار کے ساتھ دعا گو ہیں کہ اللہ تبارک وتعالیٰ اپنے کرم و احسان سے ہماری کمزوریوں پر نظر کرتے ہوئے اپنے فضل سے حضور کو صحت کاملہ و شفاء عاجلہ عطا فرمائے اور حضور کا سایہ ہمارے سروں پر تا دیر سلامت رکھے ۔ آمین ۔

دوسرے محترم حضرت میاں صاحب رضی اللہ عنہ کی بیگم صاحبہ محترمہ ہیں جو عرصہ قریباً نو سال سے صاحبِ فراش ہیں ۔ اپنے ۵۶ سالہ رفیقِ حیات کی جدائی سے ان کے کمزور اور بیمار وجود کو شدید صدمہ سے دوچار ہونا ہمارے لئے بڑے ہی قلق کا موجب ہے ہم درویشان قادیان سیدہ موصوفہ کے ساتھ اس سانحہ ارتحال پر گہرے رنج و الم اور دلی ہمدردی کا اظہار کرتے ہیں ۔ اور موصوفہ کے حق میں دعا گو ہیں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو اس صدمہ کے برداشت کرنے کی توفیق دے اور صحت

کاملہ بخشے ۔

اسی طرح پنجتن پاک کی دو بزرگ ہستیوں حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ و حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ بیگم صاحبہ حضرت مرزا شریف احمد صاحبؓ اور حضرت مرحوم مغفور کے صاحبزادگان محترم صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب صاحبزادہ مرزا حمید احمد صاحب صاحبزادہ منیر احمد صاحب صاحبزادہ مرزا مبشر احمد صاحب صاحبزادہ مرزا مجید احمد صاحب اور آپؓ کی صاحبزادیاں حضرت سیدہ بیگم صاحبہ مرزا رشید احمد صاحب محترمہ بیگم صاحبہ نواب محمد احمد خاں صاحب محترمہ بیگم صاحبہ میجر رفیع الزمان صاحب محترمہ بیگم میر محمود احمد صاحب۔

اسی طرح مرزا عزیز احمد صاحب جو آپ کے بچپن کے ساتھی ہیں اور حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب و دیگر افراد خاندان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے اس صدمہ فاجعہ میں دلی تعزیت کا اظہار کرتے ہوئے دعا گو ہیں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو اور سب جماعت کو اس عظیم صدمہ کو صبر کے ساتھ برداشت کرنے کی توفیق دے اور جو خلا آپ کی وفات حسرت آیات کے نتیجہ میں پیدا ہو گیا ہے اسے اپنی خاص رحمت کے تحت پُر کرنے کے سامان فرمائے اور ہمارے زخمی دلوں پر فضل و رحمت کا پھایا رکھے اور خدمتِ دین و حبِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا جو شاندار نمونہ آپ نے تلمی ولسانی اور عملی رنگ میں اپنے پیچھے چھوڑا ہے اس پر عمل پیرا ہونے کی ہم سب کو توفیق دے اور آپ کو اپنے قرب خاص میں جگہ دے اور جنت الفردوس میں اپنے آقا و مطاع حضرت رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم اور اپنے مقدس باپ کی رفاقت و قربت حاصل ہو اور ہر آن آپ کے درجات بلند ہوتے رہیں ۔ آمین یا ارحم الراحمین ۔

خاکسار
محمد حفیظ بقاپوری
سیکرٹری تعلیم و تربیت لوکل انجمن احمدیہ قادیان

# قمر الانبیاء حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحبؓ کے وصالِ پُرملال پر

## صدر انجمن احمدیہ قادیان کی تعزیتی قرارداد

(بذریعہ ریزولیوشن نمبر ۲۶۶ ع مورخہ ۷-۹-۶۳)

ہم اراکین صدر انجمن احمدیہ قادیان کا یہ اجلاس نہایت اندوہگین قلوب کے ساتھ قمر الانبیاء حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحبؓ ایم۔ اے کے انتقال پُرملال پر اپنے جذبات ہم و غم کا اظہار کرتا ہے ۔ انا للّٰہ وانا الیہ راجعون کل من علیھا فان ویبقٰی وجہ ربک ذو الجلال والاکرام ۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اعلیٰ علیین میں خاص مقام قرب عطا کرے ۔ اور آپ کی روح پر مدام انوار و برکات کی بارش نازل فرماتا رہے ۔ آمین ۔

آپ جدی آخر الزمان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مبشر اولاد میں سے تھے اور آپ کے روحانی عالی مرتبہ کے متعلق مبشرات تھیں آپ نے عین جوانی میں خدمتِ اسلام کیلئے اپنی زندگی وقف کی اور اس عہد کو آخری لمحاتِ زندگی تک نہایت وفاشعاری سے پورا کیا ۔ حضرت خلیفۃ المسیح اولؓ نے اس جوہر قابل کو صدر انجمن احمدیہ کا کارکن نامزد فرمایا ۔ آپ نے ناظر اعلیٰ ۔ ناظر تعلیم و تربیت و تالیف و تصنیف رکن مدرسہ احمدیہ و مدرسہ تعلیم الاسلام ۔ رکن ادارہ جات ریویو آف ریلیجنز و ترجمۃ القرآن انگریزی و الفضل کے طور پر اور آخری سالوں میں کل انجمن ہائے احمدیہ مرکزیہ کے نگران بورڈ کے صدر کی حیثیت سے خدمات جلیلہ سرانجام دیں ۔ آپ نے اپنی تنظیمی قابلیتوں کو بروئے کار لاتے ہوئے سلسلہ کے نظام کو تقویت پہنچائی ۔ علمی میدان کے آپ شہسوار تھے آپ نے سلسلہ کی تاریخ کے تحفظ کے لئے اور جماعت کی تربیت کیلئے جو بیش بہا تالیفات کیں اور مضامین سپرد قلم کئے وہ ہمیشہ تنویر قلوب کا کام دیں گی ۔

آپ نے قریباً نصف صدی تک سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے لئے گویا دستِ راست اور مشیر خاص کے طور پر کام کیا جو کام آپ کو تفویض ہوا نہایت جانفشانی کمالِ وفاشعاری اور سبک رفتاری اور دیانتداری سے اور حضور کے قلب کی نبض کے رنگ میں اتباع کرتے ہوئے اس کی تکمیل کی ۔ آپ حضرت محمود کے وفاشعار ایاز تھے ۔ حضور نے صدر انجمن احمدیہ قادیان و درویشان قادیان سے متعلق نظارت اس مقدس و مطہر وجود کے سپرد فرمائی تھی ۔ اور آپ ہمارے لئے ہمیشہ ابر رحمت اور سرچشمۂ فیض اور ہمہ تن شفقت ثابت ہوتے تھے ۔ اور سیدنا حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی زیادہ سے زیادہ برکات ہمیں پہنچانے کا آپ واسطہ بنتے تھے نہ صرف ہمارے لئے بلکہ تمام جماعت کے لئے آپ کا وجود باعثِ صد رحمت تھا ۔ آپ قلوب کیلئے تسکین کا موجب ہوتے تھے ۔ آپ صائب نظر صائب الرائے ۔ دلیر ۔ کوہِ وقار ۔ پُر رعب لیکن شفیق تھے ۔ بہت ہی محنت کرنے والے اور دعائیں کرنے والے بزرگ تھے ۔ سچ یہ ہے کہ آپ نے اعلائے کلمۃ اللہ کے لئے زندگی وقف کرتے وقت جو عہد باندھا تھا اسے اپنی جان جان آفرین کو سپرد کرنے کے وقت تک نہایت ہی وفاداری سے پورا کیا اور اعلائے کلمۃ اللہ کے میدانِ جہاد میں آپ نے اپنی صحت کی پرواہ نہیں کی ۔ حتیٰ کہ آخری وقت آن پہنچا ۔

آپ کے فضائل حمیدہ اور خدمات جلیلہ کو مدنظر رکھ کر ہم آپ کے متعلق مبشرات کو پڑھیں ۔ تو ہمارے قلوب اس یقین سے پُر ہو جاتے ہیں کہ وہ مبشرات بدرجہ اتم پوری ہو چکی ہیں ۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو قمر الانبیاء قرار دیا اور فرمایا ۔ آپ کی ولادت اللہ تعالیٰ کے فضل کا موجب ہو گی ۔ اور فضل نزدیک آ گئے گا اور حضور کا نام بن جائے گا اور یہ کہ حضرت مرحوم کو بہت برکت حاصل ہو گی ۔ لیکن اس کے ساتھ ہی ہمیں اس امر کا شدید احساس بھی ہوتا ہے کہ کیسی گراں مایہ متاع سے جماعت محروم ہو گئی ہے ۔ ہم اللہ تعالیٰ کے حضور دست بدعا ہیں کہ وہ آپ کی برکات کو سلسلہ احمدیہ میں قائم رکھے ۔ اور اس خلاء کو اپنے خاص فضل سے پورا کرے اور جماعت کا ہر آن حافظ و ناصر ہو ۔ آمین ۔

ہم اس قرارداد کے ذریعہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ حضرت سیدہ ام مظفر احمد صاحبہ ۔ حضرت بیگم صاحبہ حضرت مرزا شریف احمد صاحبؓ ۔ حضرت مرزا عزیز احمد صاحب ۔ مرزا ناصر احمد صاحب ۔ صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب اور حضرت مرحوم کے دیگر صاحبزادگان و صاحبزادیوں اور دیگر ارکان خاندان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ گہری ہمدردی کا اظہار کرتے ہیں ۔ اللہ تعالیٰ سب کا حامی و ناصر ہو ۔ آمین ۔

خاکسار مرزا وسیم احمد ناظر اعلیٰ قادیان

## "حضرت مرزا بشیر احمدؓ کی رحلت کا الم"

از حضرت قاضی محمد ظہور الدین صاحب اکمل ربوہ

سنگت بچھی بہت پھر تو امرا کمہلانے ہے ۔۔۔ وحشتِ دل خانہ زاد وحشت میں جائے ہے
پھر کسی خاموش وادی میں ہے تنہائی پسند ۔۔۔ شہر میں تو داد دھیا شور ہائے ہائے ہے
یونہی ہے مر مر کے جینا خونِ دل پینا اگر ۔۔۔ اس سے بہتر ہے کہ بندہ جیتے جی مر جائے ہے
اے نسیمِ رحمتِ حق تو، کہ رہ رہ کے چل مری ۔۔۔ سر نکالے کانٹے میں خوش رنگ گل مرجھائے ہے
ہم ہیں راضی برضا ، ہو معاف جلدی یہ قضا ۔۔۔ ہے وہی بہتر مرے مولیٰ ! تجھے جو بھائے ہے

حضرت مرزا بشیر احمدؓ کی رحلت کا الم
روز و شب اکمل دلِ غمناک کو تڑپائے ہے

## ہزارہا محزون و غمناک قلوب، اشکبار آنکھوں اور درد مندانہ دعاؤں کے درمیان

# حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا جسدِ اطہر سپردِ خاک کر دیا گیا

## دور دراز سے آئے ہوئے اندازاً پندرہ ہزار احباب نے نمازِ جنازہ میں شرکت کی اور آخری زیارت کا شرف حاصل کیا

ربوہ ۴ ستمبر۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا جسدِ اطہر کل مورخہ ۳ ستمبر ۱۹۶۳ء بروز منگل ۶ بجے شام ہزارہا محزون و غمناک قلوب، اشکبار آنکھوں اور درد و گداز سے معمور درد مندانہ دعاؤں کے درمیان بہشتی مقبرہ میں حضرت ام المومنین نور اللہ مرقدہا کے مزار اقدس کی چار دیواری کے اندر سپردِ خاک کر دیا گیا اس طرح وہ مقدس وجود جو معرفت کا ایک سمندر اور علم و حکمت کی ایک کان تھا جسے خدا نے اپنے الہام میں قمر الانبیاء کے جلیل الشان لقب سے نوازا اور جسے اس نے اپنا نور قرار دے کر عظیم الشان آسمانی نشانوں کا مظہر بنایا اور جو خدائی بشارات کے ماتحت ستر سال تک تشنگانِ روحانیت کو سیراب کرتا اور ان کے قلوب پر حکمرانی کرتا رہا اس جہانِ فانی سے ہمیشہ ہمیش کے لئے روپوش ہو گیا۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔

نمازِ جنازہ چھ بجے شام محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب صدر، صدر انجمن احمدیہ پاکستان نے بہشتی مقبرہ کے وسیع و عریض احاطہ میں پڑھائی۔ جس میں ربوہ کے مقامی احباب سمیت ملک کے طول و عرض سے آئے ہوئے قریباً پندرہ ہزار مومنوں نے شرکت کی شمع احمدیت کے یہ پروانے حضرت میاں صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے وصال کی خبر سن کر کمال درجہ غم و اندوہ اور بے تابی کے عالم میں اپنے مشفق و محسن، مونس و غمخوار اور روحانی مربی و سرپرست کے آخری دیدار کی سعادت حاصل کرنے کی غرض سے دیوانہ وار کھنچے چلے آ رہے تھے۔

### لاہور سے جنازہ کی آمد

لاہور سے حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا جنازہ ۲ ستمبر کو (جس روز آپ نے ۷ بجے شام کے قریب وفات پائی تھی) سوا دس بجے شب ایمبولینس کار میں ربوہ کے لئے روانہ ہوا۔ خاندان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے جملہ افراد جو حضرت میاں صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی علالت کے پیش نظر پہلے ہی سے لاہور میں جمع تھے ایک درجن کے قریب موٹر کاروں میں جنازہ کے ہمراہ ربوہ آ گئے۔ جنازہ ساڑھے ۲ بجے شب کے قریب ربوہ پہنچا۔ جہاں اہلِ ربوہ جنازہ کے انتظار میں لاریوں کے اڈہ اور حضرت میاں صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی کوٹھی پر جمع تھے جنازہ اڈہ سے سیدھا حضرت میاں صاحب کی کوٹھی پر لے جایا گیا۔

### غسل اور تجہیز و تکفین

جنازہ پہنچنے کے تھوڑی دیر بعد چار بجے علی الصبح میت کو غسل دیا گیا۔ غسل محترم مولانا جلال الدین صاحب شمس ناظر اصلاح و ارشاد، محترم شیخ فضل احمد صاحب بٹالوی اور محترم حکیم عبد اللطیف صاحب شاہد (جنہیں گذشتہ سال حضرت میاں صاحب رضی اللہ عنہ کی طرف سے حج بدل کا فریضہ ادا کرنے کا شرف حاصل ہوا تھا) نے دیا۔ نیز غسل دینے میں مکرم مولوی محمد احمد صاحب جلیل اور مکرم سید مبارک احمد شاہ صاحب سرور اور مکرم حمید احمد صاحب اختر ابن محترم عبد الرحیم صاحب مالیر کوٹلوی نے بھی حصہ لیا۔ اور مذکورہ بالا سہ اصحاب کا ہاتھ بٹایا۔ بعد ازاں تجہیز و تکفین عمل میں آئی۔ یہ امر قابلِ ذکر ہے کہ کفن کا ایک حصہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دو صحابیوں حضرت قاضی محمد عبد اللہ صاحب اور محترم خواجہ عبید اللہ صاحب نے اپنے ہاتھ سے سیا تھا۔

### آخری زیارت کا شرف

حضرت میاں صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وفات کی خبر ریڈیو پاکستان پر سننے اور مرکز کی طرف سے ارسال کردہ تاروں کے ذریعہ اس کی تصدیق ہونے کے بعد ۲ ستمبر کی رات کو ہی بیرونجات کے احباب ربوہ پہنچنے شروع ہو گئے تھے۔ لیکن ۳ ستمبر کی صبح سے تو باہر سے آنے والے احباب کا ایک تانتا بندھ گیا۔ ریل گاڑیوں کے علاوہ دور دور کے علاقوں سے لاریوں کے ذریعہ اس کثرت سے لوگ آئے کہ ایک حد تک جلسہ سالانہ پر آنے والے مہمانوں کی آمد کا نقشہ نظروں کے سامنے آ گیا۔ مسافروں سے لدی ہوئی لاریوں کی آمد کا سلسلہ ۳ ستمبر کی صبح سے شروع ہو کر شام کو تدفین کے وقت تک برابر جاری رہا۔ ملک کے کونے کونے سے احباب کھنچے چلے آ رہے تھے۔ ان میں شہروں اور دیہات ہر طبقہ کے لوگ شامل تھے۔ کوئٹہ، کراچی اور بعض دوسرے شہروں سے لوگ ہوائی جہازوں کے ذریعہ لاہور یا لائلپور پہنچ کر وہاں سے ربوہ پہنچے۔ مکرم مولانا عبد الرحمن صاحب فاضل، مکرم مولوی برکات احمد صاحب راجیکی اور مکرم قریشی عطاء الرحمن صاحب اور بعض دیگر درویش قادیان سے تشریف لائے تھے نیز ایک خاصی تعداد میں مستورات بھی بیرونجات سے ربوہ آئیں۔ جنہیں لجنہ اماء اللہ کے ہال میں ٹھہرانے کا انتظام کیا گیا۔

احباب کی اس قدر کثیر تعداد کے پیشِ نظر فیصلہ کیا گیا تھا کہ احباب کو حضرت میاں صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے چہرۂ مبارک کی زیارت کا موقع دینے کا انتظام ایسی صورت میں کیا جائے تاکہ سب احباب زیارت کا شرف حاصل کر سکیں۔ چنانچہ مستورات کے لئے صبح دس بجے سے ۱۲ بجے تک اور مردوں کے لئے اڑھائی بجے سے ساڑھے چار بجے تک کا وقت مقرر کیا گیا۔ لیکن یہ وقت ناکافی ثابت ہوا۔ مستورات نے ایک خاص نظام کے ماتحت دس بجے صبح سے ڈیڑھ بجے دوپہر تک زیارت کا شرف حاصل کیا پھر بھی بہت سی مستورات کو وقت کی قلت کے باعث اس شرف سے محروم رہنا پڑا۔ نمازِ ظہر کے بعد دو بجے سے مردوں کو زیارت کا موقع دیا گیا سب سے پہلے صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام ناظر و وکلاء صاحبان۔ امرائے اضلاع، صدر صاحبان مجالس انصار اللہ مرکزیہ اور مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے عہدیداران نے باری باری زیارت کی۔ بعد ازاں جملہ احباب باری باری ایک قطار کی شکل میں حضرت میاں صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس سے تیز رفتاری سے گزر کر زیارت کا شرف حاصل کرتے رہے یہ سلسلہ دو بجے سے لے کر سوا پانچ بجے تک مسلسل جاری رہا اس عرصہ میں قریباً دس ہزار افراد چہرہ مبارک کی آخری زیارت سے مشرف ہوئے اس کے باوجود احباب کی ایک بہت بڑی تعداد ابھی باقی تھی چنانچہ مجبوراً اس سلسلہ کو بند کرنا پڑا۔ اس موقعہ پر محرومِ دیدار احباب کی بیتابی اور اضطراب کی حالت قابلِ دید تھی وہ ڈیوٹی پر مقرر افراد کی منتیں کرتے بے حال ہوئے جا رہے تھے کہ کسی طرح انہیں اپنے جان و دل سے عزیز مربی و محسن کے چہرہ مبارک کی آخری بار ایک جھلک نصیب ہو جائے۔ ادھر جن احباب کو آخری دیدار کا شرف حاصل ہوا ان کی حالت بھی کچھ کم غیر نہ تھی کونسی آنکھ تھی جو اشکبار نہ ہو رہی تھی اور کونسا دل تھا جو غم کی چوٹ نہ سہہ رہا تھا۔ بعض احباب کی تو بیساختہ ضبط کے باوجود چیخیں نکل گئیں۔ اس وقت بعض عمر رسیدہ احباب بچوں کی طرح روتے اور بلکتے ہوئے دیکھے گئے۔

### جنازہ اٹھانے اور کندھا دینے کا منظر

آخری زیارت کا سلسلہ مجبوراً بند کرنے کے بعد جنازہ حضرت میاں صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی کوٹھی سے ساڑھے پانچ بجے شام اٹھایا گیا کوٹھی کے احاطہ میں جنازہ خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے افراد۔ صحابہ حضرت مسیح پاک علیہ السلام ناظر و وکلاء صاحبان امراء اضلاع صدر صاحبان مجالس انصار اللہ مرکزیہ اور مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی مجالس عاملہ کے ارکان نے اپنے کندھوں پر اٹھایا کوٹھی کے باہر سڑک کے ساتھ ساتھ بہشتی مقبرہ تک سڑک کے دونوں طرف احباب جماعت قطار باندھے کھڑے تھے۔ جنازہ جب کوٹھی سے باہر سڑک پر پہنچا تو تمام دیگر احباب کو کندھا دینے کی اجازت دی گئی۔ ہر چند کہ اس خیال سے کہ سب دوستوں کو کندھا دینے کا موقع مل سکے جنازہ کی چارپائی کے ساتھ دونوں طرف بہت لمبے لمبے بانس باندھ دیئے گئے تھے اور علاوہ ازیں خدام کی ڈیوٹیاں مقرر کر دی گئی تھیں کہ وہ بسہولت کندھا دینے میں لوگوں کی مدد کر سکیں پھر بھی احباب کا ہجوم اس قدر تھا اور کندھا دینے کی سعادت حاصل کرنے کے لئے وہ اس قدر بیتاب تھے کہ نظام پورے طور پر برقرار نہ رہ سکا۔ لوگ کندھا دینے کی سعادت حاصل کرنے کی خاطر ایک دوسرے پر گرے پڑتے تھے۔ اس طرح ہزارہا غمناک مخلصین کے کندھوں پر جنازہ چھ بجے شام کے قریب بہشتی مقبرہ پہنچا۔

(باقی اگلے صفحہ پر)

## نمازِ جنازہ

بہشتی مقبرہ کے وسیع احاطہ میں حضرت مرزا ناصر احمد صاحب صدر صدر انجمن احمدیہ نے نماز جنازہ پڑھائی جس میں سے قریباً پندرہ ہزار احباب شریک ہوئے۔ بہت سے احباب نے جو لاریوں کے ذریعہ اُسی وقت ربوہ پہونچے تھے اڈہ سے سیدھے بہشتی مقبرہ پہنچ کر نماز جنازہ میں شرکت کی سعادت حاصل کی۔ نماز میں احباب پر رقت کا ایک ایسا عالم طاری تھا جسے لفظوں میں بیان نہیں کیا جا سکتا نماز جنازہ میں حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب نے چار کی بجائے پانچ تکبیریں کہیں کیونکہ بعض خاص مواقع پر آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نماز جنازہ میں چار سے زیادہ تکبیریں کہنا ثابت ہے۔

بہشتی مقبرہ کے احاطہ میں سفیدی سے تہلا رُخ خطوط لگا کر اِن صفوں کی گنجائش رکھی گئی تھی لیکن یہ انتظام ناکافی ثابت ہوا۔ اور صفوں کی تعداد اس سے کہیں زیادہ ہوگئی اور بعد میں آنے والے احباب نماز میں شریک ہونے کی خاطر بعجلت احاطہ سے باہر ہی صفیں بناتے چلے گئے۔

## تدفین اور قبر کی تیاری

نماز کے بعد جنازہ حضرت ام المومنین نور اللہ مرقدھا کے مزار اقدس والی چار دیواری کے اندر لے جایا گیا۔ اس چار دیواری کا احاطہ محدود ہونے کے باعث خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے افراد کے علاوہ صرف صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام، ناظر و وکلاء صاحبان امرائے اضلاع صدر صاحبان محلہ جات اور انصار اللہ و خدام الاحمدیہ کے عہدیداران کو ہی جنازہ کے ہمراہ چار دیواری کے اندر جانے کی اجازت دی گئی۔ باقی احباب چار دیواری سے باہر بہشتی مقبرہ کے احاطہ میں کھڑے دعائیں کرتے اور درود شریف پڑھتے رہے۔

تابوت کو قبر کے اندر اتارنے میں حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ کے صاحبزادگان محترم صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب، محترم صاحبزادہ مرزا حمید احمد صاحب، محترم صاحبزادہ مرزا منیر احمد صاحب اور محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا مبشر احمد صاحب کے علاوہ محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب، محترم صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب، محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب، محترم صاحبزادہ مرزا حفیظ احمد صاحب، محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب اور بعض دوسرے صاحبزادگان نے حصہ لیا۔ بعد ازاں چار دیواری کے اندر موجود احباب نے قبر کو مٹی دی اور قبر تیار ہونے پر محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب نے ایک پُرسوز اور رقت آمیز دعا کرائی جس میں جملہ احباب شریک ہوئے۔ حضرت میاں صاحبؓ کے جسدِ اطہر کو حضرت ام المومنین نور اللہ مرقدھا کے قدموں کی جانب چار دیواری کے جنوبی قطعہ میں حضرت مرزا شریف احمد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پہلو میں دفن کیا گیا ہے۔ اس طرح ہزارہا محزون و غمناک قلوب اشکبار آنکھوں اور سوز و گداز سے معمور دردمندانہ دعاؤں کے درمیان اس مقدس و بابرکت وجود کا جسدِ اطہر جو عظیم الشان خدائی نشانوں اور آسمانی بشارتوں کا مظہر ہونے کے باعث جماعت کے ایک ستون کی حیثیت رکھتا تھا اور ابتلاؤں کے اوقات میں احباب جماعت کے لئے ایک ڈھارس کا کام دیتا تھا اور قدم قدم پر کمال دانشمندی اور غیر معمولی فراست کی بدولت بتائید و توفیق الٰہی ان کی رہنمائی فرماتا تھا سپرد خاک کر دیا گیا۔

حضرت میاں صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا وجود بہت مقدس و مطہر اور عظیم الشان برکتوں کا حامل تھا۔ آپ نے اپنی زندگی خدمت اسلام کے لئے وقف کئے رکھی اور علمی اور انتظامی لحاظ سے وہ وہ کارہائے نمایاں سرانجام دیئے اور خدمت کا ایک ایسا ریکارڈ قائم کر دکھایا کہ آنے والی نسلیں قیامت تک اس پر فخر کرتی اور محبت و عقیدت کے پھول نچھاور کرتی رہیں گی۔ حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ نے آپ کی بالغ نظری اور غیر معمولی ذہانت و فراست کی وجہ سے اپنے عہد خلافت میں آپ کو صدر انجمن احمدیہ کا ممبر مقرر فرمایا۔ بعد ازاں جب آپؓ نے ۱۹۱۶ء میں ایم۔اے کی ڈگری حاصل کرلی تو ہمہ تن آپ سلسلہ کے کاموں کے لئے وقف ہو گئے۔ آپؓ نے مختلف اوقات میں مختلف علمی اور انتظامی شعبوں میں نہایت شاندار خدمات سرانجام دیں۔ جامعہ احمدیہ اور تعلیم الاسلام ہائی سکول میں آپ نے بطور استاد کام کیا۔ ریویو آف ریلیجنز اور روزنامہ الفضل میں ادارت کے فرائض سرانجام دیئے انگریزی تفسیر القرآن کے سلسلہ میں بھی آپ نے نہایت قابل قدر خدمات انجام دیں۔ نیز ناظر تعلیم و تربیت، ناظر تالیف و تصنیف، ناظر اعلےٰ اور ناظر خدمت درویشان اور صدر مجلس کار پرداز کے طور پر آپ نے صدر انجمن احمدیہ کے انتظامی شعبوں کی نہایت درجہ کامیابی اور حسن و خوبی کے ساتھ رہنمائی فرمائی اور پھر ایسا گراں بہا لٹریچر اپنی یادگار چھوڑا کہ آنیوالی نسلیں قیامت تک آپ کی زیر بار احسان رہیں گی۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ حضرت میاں صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی مقدس و مطہر روح پر اپنے انوار و برکات کی بے انداز بارش نازل فرمائے۔ آپ کو اعلیٰ علیین میں اپنے خاص مقام قرب سے نوازے اور آپ کی نیکیات کو آپ کے بعد بھی قائم و دائم رکھے۔ آمین اللّٰھم آمین۔

# اے قمر الانبیاء تجھ پر لاکھوں سلام

از مکرم مولوی محمد اسمٰعیل صاحب وکیل یادگیر

حضرت حسان بن ثابتؓ نے حضرت رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی دائمی جدائی پر فرمایا تھا ؎

کنت السواد لناظری فعمی علیک الناظر !
من شاء بعدک فلیمت فعلیک کنت احاذر

آج جماعت احمدیہ جس مصیبت سے گذر رہی ہے اس دور میں حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ عنہ کی دائمی جدائی سے جس قدر ناقابلِ تلافی نقصان جماعت احمدیہ کو پہنچا اس کا اندازہ وہی انسان کرسکتا ہے جو حضرت میاں صاحبؓ کے صبح و شام اور جماعتی ہزاروں لاکھوں کاموں سے واقفیت رکھتا ہو حضرت اقدس میاں صاحب کے لیل و نہار جماعتی کاموں کے لئے وقف تھے۔ اور سب سے بڑا غم جس نے حضرت میاں صاحب کو بے چین کر رکھا تھا وہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی بیماری اور آپ کی صحت کی فکر تھی۔ اسی فکر نے آپ کی بیماری پر زیادہ اثر ڈالا اس کے باوجود آپ اس طرح کام کرتے تھے کہ گویا ایک نوجوان ان کاموں کو کر رہا ہے۔

جماعت کے کاموں کا علیحدہ بوجھ گھر کے کام۔ درویشوں کے کام مضامین نویسی۔ بروقت جماعت کی صحیح قیادت و رہنمائی۔ ذاتی ملاقات آنے جانے والوں سے ملاقاتیں۔ جماعتی ماتحت کاموں میں راست مشورے۔ اخبار کے کاموں پر نگرانی اور ہر وقت جماعت کو ہوشیار رکھنا۔ غرضیکہ ایک جان پر ہزاروں کاموں کا بوجھ تھا مگر واہ رے مرد مجاہد تیرے کندھے ان کاموں کے بوجھ سے بھی دبنے نہیں۔ تو نے کسی میدان میں بھی اپنے آپ کو تھکا ماندہ نہیں سمجھا تیرا قلم ہمیشہ محاسنِ رسول۔ محاسنِ اسلام اور خدا کے حمد کے ترانے گاتا رہا۔ تیری زبان ہمیشہ ذکر الٰہی سے تر رہی۔

ہر قسم کی تدابیر کو موجود پاکر بھی تیری جبین خدا کے آستانہ پر جھکی رہی اور نہ صرف تو اے مردِ مومن خود جھکا رہا۔ ایک جماعت کو آستانہ الٰہی پر جھکا رکھا تجھ پر ہزاروں لاکھوں درود اور سلام آج تیری موت نے ہم کو ہمیشہ کی جدائی کا داغ ہے سہ

بلانے والا ہے سب سے پیارا اسی پہ اے دل تو جاں فدا کر

ہمارے دل مغموم ہیں اور آنکھیں پُرنم تیری دائمی جدائی پر اپنے آقا کے شاعر حضرت حسان بن ثابتؓ کے اس شعر کو دہراتے ہیں۔

کنت السواد لناظری فعمی علیک الناظر
من شاء بعدک فلیمت فعلیک کنت احاذر

تیرے کارنامے بیشمار تو اپنے خدا کی رحمت کا ہمیشہ امیدوار رہا تجھے مسیح موعودؑ کی زبان مبارک سے "قمر الانبیاء" کا خطاب دیا گیا۔ تیری زندگی فی الواقعہ "قمر الانبیاء" کا مصداق رہی ہم سب اس کی شہادت دیتے ہیں۔

یا ایتھا النفس المطمئنۃ ارجعی الیٰ ربک راضیۃ مرضیۃ

اللہ تعالےٰ کی جنت اعلےٰ علیین کا تو مستحق ہے۔ درجات العلیٰ کا تو وارث ہے خدا تیرے اہل و عیال کو ہمیشہ اپنی حفاظت میں رکھے اور انہیں حسنات دارین سے نوازے۔ آمین۔

ایک غمزدہ بھائی محمد اسمٰعیل مولوی فاضل وکیل یادگیری
۲؍ستمبر ۱۹۶۳ء

## دعائے مغفرت

مورخہ ۴؍ستمبر ۱۹۶۳ء بروز بدھ صبح سات بجے امروہہ میں مکرم جناب عبد الغفور صاحب کا انتقال ہوگیا۔ اور قریب دس بجے آپ کو سپرد خاک کر دیا گیا۔ انا للہ و انا الیہ راجعون

آپ اور آپ کے والد صاحب سید نا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحابی تھے۔ اور ماسٹر عبد الحمید صاحب ٹیلر بازار لباوں گنج امروہہ کے خسر تھے۔ آپ کی عمر تقریباً ایک صد سال کی تھی۔ درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالےٰ انہیں غریق رحمت کرے۔ اور زیادہ سے زیادہ اپنے انعامات سے نوازے۔ آمین۔ آپ نہایت ایماندار مخلص احمدی تھے۔

خاکسار مسعود احمد درویش قادیان

## خطبہ جمعہ

# اصل اور حقیقی ایمان وہی ہے جو ابتلاؤں میں سے گذرنے کے بعد حاصل ہوتا ہے

# ایسا ایمان حاصل کرنے کی کوشش کرو جس کے نتیجہ میں تمہیں ابدی زندگی حاصل ہو جائے

## اپنی محدود زندگی کے مقابلہ میں اللہ تعالیٰ کے وسیع اور غیر محدود انعامات پر نظر رکھو

از حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۲۴ر مارچ سنہ ۱۹۲۲ء

سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:۔
انسانی زندگی کا دور نہایت ہی محدود ہے اور اتنا محدود ہے کہ کائنات عالم کی وسعت پر نظر ڈالتے ہوئے انسانی زندگی کو سمندر کے حباب کی طرح بھی قرار نہیں دے سکتے۔ ایک وسیع سمندر میں جو حباب پیدا ہوتا ہے اور سمندر کے ساتھ جو نسبت اس کی ہوتی ہے اتنی بھی انسانی زندگی کو کائنات کی وسعت کے ساتھ نہیں ہے۔ پھر ایسے محدود دور کے لئے جو انعامات اللہ تعالیٰ نے مقرر کئے ہیں۔ ان کو دیکھ کر انسان حیران رہ جاتا ہے کہ کیسی رحیم و کریم وہ ذات ہے جس نے ہمیں پیدا کیا اور جو ہم پر انعام کرتی ہے

زیادہ سے زیادہ

### ہمارے زمانہ کی عمریں

جو دیکھی جاتی ہیں ان کے متعلق ہم کہتے ہیں پہلے زمانہ میں اس سے بڑی تھیں یا چھوٹی۔ اور آئندہ بڑی ہوں گی یا چھوٹی یہ خدا تعالیٰ جانتا ہے۔ ہمارے زمانہ میں لوگوں کی عمریں پچاس ساٹھ ستر اور زیادہ سے زیادہ سو سوا سو سال ہوتی ہیں۔ لیکن اگر ڈیڑھ سو سال بھی عمر مان لی جائے جو شاذ و نادر ہی ہوتی ہے۔ اور ایک لمحہ کیلئے یہ مان لیا جائے کہ انسان اس عمر کو پہنچتے ہیں تو بھی اس میں سے پچاس سال سونے میں گذر جاتے ہیں پھر اگر اس میں سے نابالغی کا زمانہ نکال دو تو اور بھی کم رہ جاتی ہے۔ پھر کھانے پینے پیشاب پاخانہ کرنے میں جو وقت صرف ہوتا ہے وہ نکال دیا جائے تو اور بھی کم ہو جاتی ہے۔ پھر انسان لغو باتوں میں جو وقت ضائع کرتے ہیں وہ نکال دیا جائے تو عمر اور بھی کم ہو جاتی ہے۔ اور اگر اوسط عمر ۶۰۔۷۰ سال فرض کر لی جائے تب بھی اس عمر کے انسان کے کام کا زمانہ دس پندرہ یا بیس سال سے زیادہ نہیں بنتا۔ یہ ایسا زمانہ ہے جس میں انسان کچھ کام کرتا ہے۔ اس کام کے بدلے میں خدا تعالیٰ کی طرف سے کیا انعام مقرر کیا گیا ہے۔ اس کو نہایت مختصر الفاظ میں قرآن کریم نے اس طرح بیان کیا ہے کہ

### جنّت عدن

باغ ہوں گے جن کے رہنے والے بھی ہمیشہ رہیں گے اور باغ بھی ہمیشہ اور ان کے پھل بھی ہمیشہ رہیں گے۔ پھر فرمایا عطاءً غیر مجذوذ ایسا انعام ہوگا جو کبھی نہیں کاٹا جائے گا۔ کوئی وقت ایسا نہیں آئے گا جب یہ کہہ دیا جائے کہ اب انعام کا خاتمہ ہو گیا بلکہ ہمیشہ ہمیش انعام ملتا رہے گا گویا اس جہان میں انسان خدا کا ظل ہو جائے گا کیونکہ جس طرح اللہ تعالیٰ پر فنا نہیں اسی طرح ایک رنگ میں اس انسان پر بھی فنا نہیں ہوگی۔ گو اصل ذات خدا تعالیٰ ہی کی ہے جسے بقاء حاصل ہے مگر انسان کو بھی ایک شکل بقاء کی حاصل ہو جائے گی اور انسان خدا میں ہو کر رہے گا۔ مگر خیال تو کرو کہ ایسا انعام کس کام کے نتیجہ میں ملتا ہے اس کام کے نتیجہ میں جو دس پندرہ بیس سال کے قلیل عرصہ میں کیا جاتا ہے۔ پھر کیا یہ سارے سال خدا کے لئے خرچ کئے جاتے ہیں۔ شاذ و نادر لوگوں ہی لوگوں کے سوا باقی سب لوگوں کے بہت سے اوقات لغو باتوں میں خرچ ہوتے ہیں۔ عبادت یا خدا کے دین کی خدمت کا وقت دو یا تین گھنٹے ملتا ہے۔ اس طرح کام کرنے کے جو سال بھی قلیل رہ جاتے ہیں اور جتنا عرصہ کام کرنا تھا وہ بھی سارے کا سارا انسانی دین میں نہیں لگتا۔ مگر دیکھو اس تھوڑے سال کے کام کے بدلے میں ایسی

### عظیم الشان برکات

حاصل ہوں گی کہ جن کا کبھی خاتمہ ہی نہ ہوگا۔ حتیٰ کہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ انسان کے وہم میں بھی اس جنت کا نقشہ نہیں آ سکتا۔ زمانہ کی وسعت کے لحاظ سے تو اس کے متعلق یہ ہے کہ جنت سے بھی جدا نہ کئے جاؤ گے اور نہ ختم ہونے والا انعام ہے اور انعام کی وسعت کے لحاظ سے یہ ہے کہ اس میں اتنی وسعت اور اتنی انواع ہیں کہ انسان کو ان کا پتہ ہی نہیں لگ سکتا۔ کیونکہ انسان کی نظر دنیا کی نعمتوں سے کچھ نسبت نہیں۔

اتنے بڑے اور ایسے عظیم الشان انعام اتنے قلیل زمانہ کی خدمات کے بدلے ملتے ہیں۔ خدا خود غور کرو کیا قربانی ہے جو ان انعامات کے لئے انسان کرتا ہے۔ دنیا کے کاموں پر ہی نظر کرو۔ ایک انسان پندرہ سولہ سال پڑھتا ہے دن رات محنت کرتا ہے اور اتنے سال کی محنت کے بعد اس کی عمر پچیس تیس سال تک پہنچ جاتا ہے۔ اس کی ساری عمر اگر اکٹھ سال قرار دی جائے تو گویا وہ تیس سال کی عمر میں فائدہ اٹھانے کے لئے پچیس تیس سال محنت کرتا ہے اور پھر اتنا عرصہ پڑھنے کے بعد بھی مال و دولت خود بخود اس کے گھر میں نہیں آ جائے گا اور وہ محنت جو اس نے پڑھنے میں کی وہ کافی نہ ہو گی بلکہ پھر بھی اسے محنت کرنی پڑے گی۔ لیکن ایک انسان اپنی عمر کے پندرہ سولہ سال آئندہ عمر تیس چالیس سال کے لئے خرچ کرتا ہے۔ پھر وہ انعام جس کی وسعت کا کوئی اندازہ نہیں لگایا جا سکتا اور جس کے زمانہ کی کوئی حد بندی نہیں کر سکتا اس کے لئے جس قدر بھی قربانی کی جائے کم ہے۔ لیکن عام طور پر چونکہ لوگوں کو اس انعام پر یقین نہیں ہوتا۔ اس لئے اس کے واسطے وقت صرف نہیں کرتے۔ اور اگر کرتے بھی ہیں تو اس شوق سے نہیں جس شوق سے دنیاوی امور کے لئے عمر ضائع کرتے ہیں ضائع میں اس لئے کہتا ہوں کہ عمر ختم ہو جانے والی چیز ہے۔ اور جو دنیا کی باتوں کے لئے عمر خرچ کی جاتی ہے وہ بھی عارضی اور چند روزہ ہے تو جس انعام کے لئے

### بہترین حصۂ عمر

خرچ کرتے ہیں وہ چونکہ نظر آتا ہے اس لئے اس میں تو بڑے شوق سے لگے رہتے ہیں لیکن دوسرے جہان میں ملنے والا انعام نہ انہیں نظر آتا ہے اور نہ اس پر انہیں یقین ہوتا ہے۔ اس لئے اس کے لئے کچھ نہیں کرتے کبھی طالب علم کو اگر یہ کہا جائے کہ تمہاری پچاس سال عمر ہوگی اس میں سے کچھ تمہارے بچپن کا زمانہ گذر گیا اور پندرہ سولہ سال تک تم پڑھتے رہو گے اور اس طرح پچیس تیس سال عمر تک تم پڑھائی میں مشغول رہو گے۔ اس کے بعد کہیں جا کر فائدہ اٹھاؤ گے اس لئے بہتر ہے کہ پڑھنا چھوڑ دو تو وہ کبھی یہ مشورہ قبول نہیں کرے گا اور یہ کہنے والے کو نادان سمجھے گا۔ لیکن تعجب آتا ہے کہ اس انعام کے لئے جس کا کبھی خاتمہ نہیں اور جس کی وسعت کا اندازہ نہیں اس کے لئے لوگ تیاری نہیں کرتے۔

### یہ جتنی خرابی پیدا ہوتی ہے

### عدم یقین

کی وجہ سے پیدا ہوتی ہے اگر ان کو حقیقی طور پر سمجھتا ہو نہیں کہ مرنے کے بعد وہ زندہ کیا جائے گا۔ اور جو لوگ یہ مانتے ہیں وہ بھی رسمی عقیدہ کے طور پر مانتے ہیں۔ یقینی طور پر نہیں مانتے اور یقین اور عقیدہ میں بڑا فرق ہے۔ عقیدہ کے متعلق تو عام طور پر یہ ہوتا ہے۔ اس کے متعلق غور کرنا بھی نہ جانتے سمجھتے ہیں۔ ورنہ جب لوگ معمولی معمولی باتوں کے لئے قربانی کرنے کے لئے تیار ہو جاتے ہیں تو کیوں خدا تعالیٰ کے لئے قربانی کرنے کو تیار نہیں ہوتے اس کی وجہ یہی ہے کہ دنیوی باتوں کا انہیں حقیقی یقین ہوتا ہے مگر خدا تعالیٰ کی باتوں کو صرف عقیدۃً مانتے ہیں۔ ان پر یقین نہیں رکھتے۔ ماں باپ سے انہوں نے سنا ہوتا ہے کہ خدا تعالیٰ ہے اس لئے وہ بھی کہتے ہیں کہ خدا ہے ماں باپ سے سنا ہوتا ہے کہ مرنے کے بعد اٹھنا ہے۔ اس لئے وہ بھی کہتے ہیں اٹھنا ہے۔ ماں باپ سے سنا ہوتا ہے کہ

### بدیوں کے نتیجہ میں سزا

ملے گی۔ اس لئے وہ بھی مانتے ہیں۔ اور گو زبان سے ان باتوں کا اقرار کرتے ہیں۔ مگر ان کی متو

اندر سے انکار کر رہی ہوتی ہے اور چونکہ عقیدہ کے طور پر مانتے ہیں۔ اس لئے عقیدت کی وجہ سے غور نہیں کرتے اور ڈرتے ہیں کہ اگر غور کیا تو ممکن ہے غلط نکل آئے۔ ایسا

## کچا اور بودا عقیدہ

ان کا ہوتا ہے۔ چنانچہ ہمارے آدمی جب کئی لوگوں کے پاس جاتے اور انہیں سمجھانے لگتے ہیں تو وہ کہتے ہیں کہ ہم تمہاری باتیں نہیں سننا چاہتے تاکہ ہمارا ایمان خراب نہ ہو جائے۔ حالانکہ اگر ان میں فی الواقعہ ایمان ہوتا ہے تو اس کے خراب ہونے کے کیا معنے۔ کبھی ایمان بھی خراب ہوا کرتا ہے۔ بات اصل میں یہ ہے کہ وہ جن باتوں کو مانتے ہیں صرف زبان سے مانتے ہیں۔ ان کے دلائل ان کے پاس نہیں ہوتے اور انہیں ڈر ہوتا ہے کہ اگر ان کے خلاف دلائل سنے تو یہ چیز ٹوٹ پڑیں گی۔ اس لئے وہ سنتے ہی نہیں۔ اور کہتے ہیں کہ سننے سے ہمارا ایمان خراب ہو جاتا ہے۔ حالانکہ ایمان تو وہ چیز ہے کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں کہ جب کسی میں ایمان پیدا ہو جائے تو

## ایمان کی اعلیٰ بشاشت

یہ ہے کہ وہ آگ میں پڑنا تو پسند کرے گا لیکن ایمان نہیں چھوڑے گا۔ یہ اعلیٰ درجہ ہے ایمان کا۔ ان لوگوں میں ایمان ہی کہاں ہوتا ہے جو کہتے ہیں خراب ہو جاتا ہے وہ شخص جو یہ کہتا ہے کہ میں کسی کی بات اس لئے نہیں سنتا کہ میرا ایمان خراب ہو جاتا ہے وہ گویا خود اقرار کرتا ہے کہ اس میں ایمان نہیں ہے ماں باپ سے سن سنا کر اور رسالقیوں کے میل ملاپ کی وجہ سے جو کچھ مانتا ہے مانتا ہے ورنہ اسے یقین حاصل نہیں ہوتا۔ عام طور پر لوگوں کا یہی حال ہے کہ سنی سنائی باتوں کو مانتے ہیں۔ اسی لئے ان کے لئے قربانی کرنے کے لئے تیار نہیں ہوتے۔ اردو میں مثل ہے سوگز واروں ایک گز نہ پھاڑوں۔ یہی مثال ان کی ہوتی ہے منہ سے جتنا چاہو ان سے اقرار کرا لو۔ وہ کہنے کو تو کہہ دیں گے کہ

## ہم خدا اور رسولؐ اور اسلام

پر قربان ہونے کو تیار ہیں مگر جب وقت آئے گا قربان ہونا تو الگ رہا معمولی سی قربانی کرنے کے لئے بھی تیار نہیں ہوں گے یہ اس بات کی علامت ہوتی ہے کہ ان میں ایمان نہیں ہوتا۔ کیونکہ ایمان کی علامت تو یہ ہے کہ خواہ کس قدر مشکلات میں انسان کو ڈال دیا جائے مگر وہ پرواہ نہیں کرتا اور جب تک مشکلات کی بھٹی میں نہ ڈالا جائے۔ اس وقت تک ایمان کا پتہ نہیں لگتا۔ اسی لئے مومنوں کے ماننے والوں کو ابتلاء آتے ہیں

ہیں یہ

## دو قسم کے ابتلاء

ہوتے ہیں۔ ایک وہ جو بندہ خود اپنے اوپر اپنی مرضی سے نازل کرتا ہے۔ اور دوسرے وہ جو خدا تعالیٰ نازل کرتا ہے۔ بندہ کی اپنی مرضی پہ جو ابتلاء چھوڑے جاتے ہیں۔ وہ مثلاً نماز روزہ ہیں ان میں سہولت کے سامان انسان کر سکتا ہے۔ مگر ایک وہ ابتلاء ہوتے ہیں جو خدا کے ہاتھ میں ہوتے ہیں۔ بندہ اگر چاہے کہ ان میں سہولت کرے تو نہیں کر سکتا۔ یہ اس لئے آتے ہیں کہ خدا بندہ پر اس کے ایمان کی حالت ظاہر کر دے۔ یہ اس لئے نہیں آتے کہ خدا کو انسان کی حالت کا پتہ نہیں ہوتا۔ اور یہ مت خیال کرو کہ کیا بندہ اپنا حال بھی نہیں جانتا

## سب سے بڑی مصیبت

یہی ہے کہ لوگ اپنے دل کا حال نہیں جانتے اگر یہ بات نہ رہے تو ساری خرابی دور ہو جائے اپنے دلوں کے متعلق لوگوں کے غلط خیال ہوتے ہیں۔ اس کی موٹی مثال یہ ہے کہ عام طور پر بہادر اور دلیر انسان بہت کم ہوتے ہیں اور زیادہ ایسے ہی ہوتے ہیں جو خطرات سے ڈر جاتے ہیں۔ لیکن اگر وہ آدمی کو بحث کر کے لڑائی کی خبریں سناؤ تو ان میں سے ہر ایک یہی کہے گا کہ اگر اس موقعہ پر ہم ہوتے تو یوں کرتے۔ لڑنے والوں نے یہ کمزوری دکھائی۔ اور یہ بزدلی کی۔ اور یہ یونہی نہیں کہتے بلکہ یقین رکھتے ہیں کہ اگر ہم ہوتے تو اس طرح کرتے یہ جھوٹ نہیں بول رہے۔ مگر جب موقعہ پر لا کر کھڑا کر دیا جائے تب انہیں پتہ لگتا ہے کہ ان کی حقیقت کیا ہے۔ اسی طرح انسان کو

## ہزاروں چیزوں سے محبت ہوتی ہے

اور ہزاروں سے نفرت۔ مگر درحقیقت لے نہ ان سے محبت ہوتی ہے جو محبت سمجھتا ہے اور نہ ان سے نفرت ہوتی ہے جن سے وہ نفرت کا اظہار کرتا ہے۔ ایک وقت جس چیز سے اسے محبت ہوتی ہے۔ دوسرے وقت اسی سے نفرت کرتا ہے۔ اور جس سے نفرت ہوتی ہے اسی سے محبت جتانے لگتا ہے۔ آج ایک شخص سے اس کی صلح ہوتی ہے اور اسے اپنا دوست سمجھتا اور خیال کرتا ہے کہ میں کبھی اسے اپنا دوست سمجھتا اور خیال کرتا ہے کہ میں کبھی اسے چھوڑ نہیں سکتا۔ لیکن شام کو اسے چھوڑ دیتا ہے اور اس سے بات کرنا بھی پسند نہیں کرتا۔ اسی طرح صبح کو ایک شخص سے اس کی دشمنی ہوتی ہے اور اس کی شکل سے بیزار ہوتا ہے۔ لیکن شام کو اس کا ایسا دوست بن جاتا ہے کہ کہتا ہے کہ اگر کوئی اسے بری نظر سے بھی دیکھے گا تو میں اسے جان سے مار دوں گا۔

ایسے تغیرات ہوتے رہتے ہیں جن سے ظاہر ہے کہ عام طور پر انسان اپنے دل کی حالت نہیں جانتا۔ اللہ تعالیٰ نے انسان کو اس کے قلب کی حالت کے بتانے کے لئے یہ کیا ہے کہ اسے ابتلاؤں میں ڈالتا ہے تاکہ خطرناک حالتوں سے گزر کر اسے اپنی حقیقت کا علم ہو جائے

## ہمارے زمانہ میں

اس لئے کہ ہماری حالتیں بوجہ مدتوں مغلوب رہنے کی اچھی طرح مضبوط نہیں۔ اور ہم میں وہ دلیری اور جرأت نہیں جس کی ضرورت بڑے بڑے ابتلاؤں کو برداشت کرنے کے لئے ہے۔ اس لئے خدا تعالیٰ نے ہم پر رحم کر کے ہمیں ایسے ابتلاؤں میں نہیں ڈالا ہے۔ جیسے پہلے انبیاء کی جماعتوں کے لئے آتے رہے ہیں۔ خدا تعالیٰ برداشت کر لینے کی ہمت دیکھ کر ابتلاء ڈالتا ہے یہ نہیں کہ ابتلاء برداشت کرنے کی طاقت نہ ہو۔ مگر ڈال دے۔ ہاں انسان ایسے ابتلاء میں بعض اوقات ڈالا جاتا ہے جن کے متعلق وہ خیال کرتا ہے اور اس طرح خدا پر الزام لگایا جاتا ہے کہ اللہ نے اس پہ ظلم کیا ہے کہ جس بوجھ کے اٹھانے کی اس میں طاقت نہ تھی اسے اس پر ڈال دیا۔ غلط ہے

## خدا تعالیٰ کی طرف سے

کبھی ایسا نہیں ہوتا۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے لَا یُکَلِّفُ اللّٰہُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَھَا خدا کسی پر ایسا بوجھ نہیں ڈالتا جس کے اٹھانے کی اسے طاقت نہ ہو۔ ہر بوجھ وہی ڈالا جاتا ہے جس کے اٹھانے کی طاقت ہوتی ہے مگر اس وقت تک کہ اس قوم کو تباہ کرنے کا منشاء نہیں ہوتا۔ جو ابتلاء کسی جماعت کی ترقی کے لئے آتے ہیں وہ طاقت برداشت

---

# اولاد کی تربیت

اولاد کی تربیت ایک بڑا اہم اور ضروری فریضہ ہے۔ اور تربیت کے لئے دینی واقفیت کی ضرورت ہے۔

آپ بدر ایسے دینی اخبار کا پرچہ جاری کروا کر اپنی اولاد کی صحیح دینی تربیت کا ایک مستقل سامان کر سکتے ہیں۔

(منیجر بدر)

---

سے باہر نہیں ہوتے۔ ہاں جو ہلاکت کے لئے ہوتے ہیں وہ ضرور باہر ہوتے ہیں۔ پس

## مومن کے ابتلاء

طاقت سے باہر نہیں ہوتے ہاں وہ خیال کر لیتا ہے کہ باہر ہیں۔ اگر یہ اس کی غلطی ہوتی ہے۔ جب مومن ایک ابتلاء کو برداشت کر لیتا ہے تو اسے پتہ لگ جاتا ہے کہ اس کا ایمان کتنا مضبوط ہے پھر اور رنگ میں اس پر ابتلاء آتا ہے اسی رنگ میں آتا ہے بہر حال وہ اس کو برداشت کر لیتا ہے اور اس کے دل میں کسی قسم کا شکوہ و شکایت پیدا ہونے کی بجائے شکر و امتنان پیدا ہوتا ہے کہ خدا نے اپنے فضل سے مجھے اتنی طاقت دی کہ میں نے اسے برداشت کر لیا۔ اس کا ایمان اور پختہ ہو جاتا ہے۔ اور وہ اس سے بھی بڑا ابتلاء برداشت کرنے کے لئے تیار ہو جاتا ہے [illegible] [illegible] برداشت کرنے سے [illegible] ہو جاتا ہے جیسے جوں جوں انسان کو دلیری ہوتی جاتی ہے۔ آگے بڑھتا جاتا ہے۔ اسی طرح اس کی حالت ہوتی ہے۔ وہ جوں جوں دلیر ہوتا جاتا ہے آگے بڑھتا جاتا ہے۔ اس طرح ایک تو اسے اپنے ایمان کی پختگی کا نتیجہ لگتا جاتا ہے۔ دوسرے اسے آگے بڑھنے کا موقعہ ملتا ہے۔ اور وہ ترقی کرتا جاتا ہے تو

## ابتلاء کے دو فائدے

ہوتے ہیں ایک یہ کہ انسان کو اپنی حالت کا پتہ لگتا ہے کہ خدا کی راہ میں کس قدر تکلیف اٹھا سکتا ہے اور تکلیف کے وقت کس قدر مضبوط رہ سکتا ہے۔ دوسرے یہ کہ آگے قدم بڑھانے کی جرأت پیدا ہوتی ہے

## ابتلاؤں کا آنا

ایسی ضروری بات ہے کہ نبیوں کی کوئی جماعت ایسی نہیں ہوئی کہ جس پر ابتلاء نہ آئے ہوں چنانچہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے ام حسبتم ان تدخلوا الجنۃ ولما یاتکم مثل الذین خلوا من قبلکم کیا لوگ یہ خیال کرتے ہیں کہ وہ نعمت اور وہ انعام جس کی وسعت کا اندازہ نہیں لگا سکتے انہیں یونہی مل جائے گا۔ اور اگر یہ وہ حالت نہ گزرے گی جو پہلوں پر گزرتی رہی وہ حالت ضرور گزرے گی اس لئے یہ مت خیال کرو کہ تم جنت میں داخل ہو جاؤ گے۔ جب تک ان حالتوں میں سے نہ گزرو گے جن میں سے پہلے گزرے۔ انہیں کیا ہوا تھا اور ان کی حالت کیسی ہوئی۔ ان کی حالت ایسی ہو گئی کہ مستھم البأساء والضراء وزلزلوا حتی یقول الرسول والذین امنوا معہ متی نصر اللہ

ان کو بڑی بڑی تکالیف پہنچیں جسمانی بھی اور مالی بھی۔ انہیں اپنی جائدادیں چھوڑنی پڑیں ........ قتل وہ ہوئے غرض کہ کئی رنگ میں ابتلا آئے گئے جس طرح جب زلزلہ آتا ہے تو عمارت کبھی دائیں گرنے لگتی ہے کبھی بائیں اسی طرح دیکھنے والے ان کے متعلق کہتے تھے۔ کہ یہ اب گرے حتی کہ ان کی تکالیف بڑھتے بڑھتے اس حد تک پہنچ گئیں کہ دشمن نے خیال کیا کہ اب یہ گرے ہی گرے۔ اس وقت اللہ کے رسولؐ اور مومنوں نے دعا کرنی شروع کی کہ متیٰ نصر اللہ۔ اے خدا ابتلا اس حد تک پہنچ گیا ہے کہ ہم آپ سے درخواست کرتے ہیں کہ مدد آ جائے۔

## متیٰ نصر اللہ

کے لفظی معنی یہی ہیں کہ کب مدد آئے گی۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ ان کو خدا کی مدد کے متعلق شک پیدا ہو گیا تھا کہ شاید آئے یا نہ آئے۔ اس لئے انہوں نے کہا کب مدد آئے گی۔ مگر یہ صحیح نہیں ہے۔ سوال اقتضا کا رنگ بھی رکھتا ہے انسان کسی سے پوچھتا ہے کہ یہ بات آپ کب کریں گے۔ اس کا یہ مطلب نہیں ہوتا کہ نہیں کریں گے۔ اس کا یہ مطلب نہیں ہوتا کہ نہیں کریں گے بلکہ یہ کہ کر دیں۔ اسی طرح مریض سے پوچھا جاتا ہے کہ میری باری کب آئے گی اس کے یہ معنی نہیں ہوتے کہ کبھی نہیں آئے گی بلکہ یہ کہ آ جائے تو متیٰ نصر اللہ انہوں نے دعائیں کرنی شروع کر دیں کہ الٰہی ابتلا بڑھ گئے ہیں اب مدد آ جائے اس کے جواب میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے الا ان نصر اللہ قریب۔ خدا کی مدد قریب ہی ہوتی ہے اور

### ہر ابتلاء کے ساتھ مدد

آتی ہے۔ جب ابتلا تمہاری ترقیات کے لئے آئیں تو پھر تمہیں تباہ ہونے کا ڈر نہیں ہونا چاہیئے۔ اگر تمہارے نفسوں میں خرابی ہے اور جانتے ہو کہ خدا تمہیں ہلاک کرنا چاہتا ہے تو مدد نہیں آئے گی۔ لیکن اگر تمہارے نفس میں یہ خرابی نہیں۔ تمہارا ایمان مضبوط ہے تم تقویٰ کی راہ پر قدم مار رہے ہو۔ وساوس پر تمہیں قابو حاصل ہے۔ تو ابتلا تمہارے لئے خوف و خطرہ کا باعث نہیں ہو سکتے مومن کو کبھی ڈر نہیں ہوتا اس پر جب ابتلا آتا ہے۔ وہ سمجھتا ہے کہ اس ابتلا کے ساتھ ہی خدا کی مدد بھی آ رہی ہے۔

### مثنوی رومی والے

نے اسی مضمون کو اس طرح بیان کیا ہے ؎

ہر بلا کیں قوم را حق دادہ است
زیر آں گنج کرم بنہادہ است

پس ہر ابتلا جو آتا ہے اس کے ساتھ ساتھ خزانہ انعامات کا مخفی ہوتا ہے اس لئے اصل خطرہ کی بات ابتلا نہیں ہوتا کیونکہ ابتلاء کے تو یہ معنے ہوتے ہیں کہ اور ترقی خدا دے گا۔ ڈر اور خوف کی بات اپنے نفس کی حالت ہوتی ہے۔ اس کو ٹٹولنا اور دیکھنا چاہیئے کہ آیا اس میں تو کوئی ایسی بات پیدا نہیں ہو گئی جو تباہی کا باعث بن جائے۔ اگر اس میں وساوس نہیں پیدا ہوتے اگر ایمان مضبوط ہے اور دل شکر اور امتنان کے جذبات سے پر ہے تو خوش ہونا چاہیئے۔ کیونکہ ایسی حالت میں ابتلا رنج کا باعث نہیں بلکہ خوشخبری ہے۔ لیکن اگر ابتلا آنے پر وساوس پیدا ہو جاتے ہیں۔ ایمان میں کمزوری معلوم ہوتی ہے تو سمجھ لو کہ یہ ابتلا تمہاری ترقی کا باعث نہیں بلکہ ہلاکت کا باعث ہوگا۔

پس ابتلاء کے وقت ابتلاء کی طرف نہیں دیکھنا چاہیئے بلکہ اپنے نفس کو دیکھنا چاہیئے۔ اگر تمہارا نفس مطمئن ہے اگر اس میں کوئی نقص اور کمزوری نہیں پیدا ہوئی تو خوش ہو کہ تمہاری ترقی کا وقت آ گیا۔ اور تمہارا قدم آگے بڑھنے لگا۔ لیکن اگر نفس میں خرابی ہے ایمان میں کمزوری ہے۔ اور دل میں وساوس ہیں تو سمجھ لو کہ تباہی آ گئی۔

### ہماری جماعت کے لئے ابتلا

آنے ضروری ہیں اور آ رہے ہیں۔ لیکن پہلی جماعتوں کے مقابلہ میں کچھ بھی نہیں۔ صحابہ کرام کو ایک دم کس قدر ابتلا آئے ان کا عشر عشیر بھی نہیں۔ صحابہؓ پر یکدم سب ابتلا آ گئے مگر ہمارے لئے ایسا نہیں ہوا۔ بلکہ ہمارے ساتھ رحم پر آ رہے ہیں۔ ایک ابتلاء کے برداشت کرنے کی جب طاقت پیدا ہو جاتی ہے تب دوسرا آتا ہے۔ ہمارے ابتلاؤں کی مثال ایسی ہی ہے جیسے نماز اور روزہ کے ابتلاء ہیں کہ اگر سردی کا ہو تو گرم پانی کر لیا جائے۔ اگر کھڑے ہو کر نماز پڑھنے میں تکلیف ہے تو بیٹھ کر پڑھ لی جائے۔ اگر روزہ نہیں رکھا جاتا تو دوسرے وقت میں رکھ لیا جائے۔ مگر صحابہ کے ابتلاء کی مثال یہ نہ تھی بلکہ یہ تھی کہ جیسے یکدم مکان اوپر آ گرے یا جیسے سارا سال محنت کرنے کے بعد جب کھیتی تیار ہو تو آگ لگ جائے

ہماری جماعت پر جو ابتلاء آ رہے ہیں اگر پہلوں کے ابتلاؤں کو دیکھا جائے تو اول تو میں اپنے لئے انہیں ابتلاء ہی جائز نہیں سمجھتا کیونکہ پہلوں کے مقابلہ میں انہیں ابتلاء کہتے ہوئے شرم آتی ہے مگر پھر بھی یہ

### ترقی کا زینہ

ہیں۔ اگر ہماری جماعت کے لوگ ان کو برداشت کریں گے تو ترقی کے اعلیٰ زینہ اور ایمان کے اعلیٰ درجہ تک پہنچ جائیں گے۔ اور اصل اور حقیقی ایمان وہی ہوتا ہے جو ابتلاؤں میں سے گذرنے کے بعد حاصل ہوتا ہے۔ پس تم اپنے ایمانوں پر غور کرو۔ جس قسم کے تمہارے ایمان ہیں کیا ان کے بدلے میں تم سو سال کی زندگی پانے کے بھی مستحق ہو اگر نہیں تو پھر ابدی زندگی کس طرح پا سکو گے اس لئے ضروری ہے کہ تم پر ابتلاء آئیں۔ اور تمہارا ایمان پختہ ہو۔ کیونکہ اسی کے بعد ابدی زندگی حاصل ہوتی ہے۔

خدا تعالیٰ ہم پر

اپنا فضل

کرے اور محض اپنے رحم سے اپنا قرب عطا کرے اور ہمیں ایسا ایمان نصیب کرے جس کے بعد ابدی زندگی حاصل ہوتی ہے

# مختلف جماعتوں میں سیرت النبی کے جلسے

## جماعت احمدیہ ہاری پاری گام

مورخہ ۱۵ اگست ۶۲ء کو زیر صدارت مکرم سیکرٹری صاحب تبلیغ خواجہ ولی محمد صاحب راتھر جلسہ سیرت النبیؐ منعقد ہوا۔ اس جلسہ میں احمدی، غیر احمدی اور ہندو دوست شامل ہوئے۔ کارروائی کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے جو مکرم مولوی عبدالکریم صاحب قائمؔ نے فرمائی ہوا۔ اس کے بعد سکول کے بچوں نے ایک نعتیہ نظم پڑھی۔ اور پھر سکول کے ہیڈ ماسٹر صاحب نے بھی نظم پڑھی۔

پہلی تقریر خاکسار نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت طیبہ پر آدھ گھنٹہ تک کی۔ دوسری تقریر مکرم سیکرٹری صاحب تبلیغ ولی محمد صاحب راتھر صدر جلسہ نے بیان فرمائی۔ آپ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی بعثت کے وقت عرب کی حالت کا نقشہ کھینچا۔ پھر آپ کی رواداری کی تعلیم کی وضاحت کی۔ اس بات کو بھی واضح کیا کہ آپ پر نازل شدہ کتاب قرآن کریم میں اللہ تعالےٰ نے اسباب کی وضاحت فرمائی ہے کہ ہر قوم میں ہادی گذرے ہیں مگر اس وقت کوئی مذہب اپنی اپنی اصل صورت میں قائم نہیں لیکن بنیادی طور پر سب مذاہب خدا تعالےٰ کی طرف سے تھے۔ پھر اسلام کی طرف بعض غلط باتیں جو منسوب کی جاتی ہیں ان کی تردید کی اور قرآن کریم سے ثابت کیا کہ مذہب اسلام کی تعلیم نہایت درجہ رواداری کی ہے۔

اس تقریر کے بعد صدر حلقہ ڈاکٹر پنڈت جیشر ناتھ صاحب نے سامعین کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم پر عمل پیرا ہونے کی تلقین کی۔ اور جلسہ بخیر و خوبی انجام پذیر ہوا۔

خاکسار

شیخ غلام نبی عاجز متعلم مدرسہ احمدیہ قادیان حال ہاری پاری گام

## تعلقہ تنگنگور ضلع رائچور

شیخ محمد صاحب پوسٹ ماسٹر کشتگی جو سنی جماعت سے تعلق رکھتے ہیں اپنی چٹھی مورخہ ۱۷/۸/۶۲ء میں اطلاع دیتے ہیں:۔

مولوی عبدالحلیم صاحب احمدی مدرس مدرسہ عثمانیہ کشتگی اور خاکسار دونوں عیدمیلادالنبی کے جلسہ میں تعلقہ تنگنگور ضلع رائچور جامع مسجد گئے۔ مولوی حلیم صاحب احمدی نے پرزور اور جامع تقریر فرمائی جس سے حاضرین جامعہ مسجد سخت متاثر ہوئے۔ اور وجہ آفرین تقریر رہی۔ سیرت النبیؐ کے جلسہ تعلقہ تنگنگور بہت کامیاب رہا۔ اللہ تعالےٰ کے فضل سے جماعت کے بارے میں مسلمانوں کے اچھے خیالات رہے کیونکہ میں سنی جماعت سے واسطہ رکھتا ہوں۔ مگر آپ کی جماعت احمدی بہت عمدہ کام نمایاں انجام دے رہی ہے۔ اللہ تعالےٰ سے دعا ہے کہ جماعت رات دن ترقی کرے۔

شیخ محمد سب پوسٹ ماسٹر کشتگی رائچور

## آپ کی نمائندگی

ہر شخص ہر جگہ پہنچ کر اپنے خیالات سے دوسروں کو واقف نہیں کرا سکتا لیکن اخبار بدر ایک ایسا ذریعہ ہے جس سے آپ اپنے خیالات کو بہت آسانی سے ہر جگہ پہنچا سکتے ہیں۔ اس لئے اخبار بدر کی اشاعت میں وسعت پیدا کر کے آپ اپنے خیالات کو ہر جگہ پہنچانے کا سامان کیجئے۔

مینیجر بدر

# حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ عنہ کے وصال پر

## جماعتہائے احمدیہ کی طرف سے گہرے رنج والم کا اظہار اور تعزیتی قرار دادیں

### مجلس انصار اللہ مرکزیہ قادیان

اس صدمہ جانکاہ اور اندوہناک روح فرسا خبر سے کہ مورخہ ۱ و ۲ ستمبر کی درمیانی شب کو ساڑھے سات بجے حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ عنہ چندماہ کی علالت کے بعد لاہور میں وفات پا گئے۔ مجلس انصار اللہ مرکزیہ قادیان کو شدید صدمہ ہوا ہے جس پر انتہائی غم و افسوس اور دلی تعزیت کا اظہار کرتی ہے۔ حضرت صاحبزادہ صاحب رضی اللہ عنہ کا مقام سلسلہ عالیہ احمدیہ میں روحانی، علمی، تنظیمی اور تربیتی لحاظ سے بہت ارفع تھا۔ آپ کی ذات والا صفات عظیم برکات کی حامل تھی۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مبشر اولاد حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے بعد آپ کو نمایاں مقام حاصل تھا۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الہامات میں آپ کو قمر الانبیاء کا خطاب دیا گیا ہے۔ آپ کی ذات شعائر اللہ میں سے تھی۔ اور کئی الہامات کی مورد تھی۔ آپؓ کے حق میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بہت سی دعائیں تھیں۔ جو احباب جماعت نے اپنی آنکھوں سے پوری ہوتی دیکھی ہیں۔

حضرت صاحبزادہ صاحب موصوفؓ سلسلہ عالیہ احمدیہ میں نہایت اہم مقام رکھتے تھے آپ کا وجود بابرکت جماعت میں باعث تسلی و تشفی سمجھا جاتا تھا۔ آپ کی دعاؤں، آپ کے دانشمندانہ مشوروں۔ آپ کی راہ نمائی اور قیادت سے تعلیمی و تربیتی۔ تبلیغی اور تنظیمی کاموں میں جماعت کا قدم آگے کی طرف بڑھتا تھا

آپ کی وفات سے سلسلہ عالیہ احمدیہ میں ایک خلا پیدا ہو گیا ہے اور جماعت ایک دعائیں کرنے والے بابرکت اور مقدس وجود سے محروم ہو گئی ہے اور اس نقصان کی تلافی ناممکن ہے۔

مجلس انصار اللہ مرکزیہ قادیان اللہ تعالیٰ کے فرمان اذا اصابتھم مصیبۃ قالوا انا للہ وانا الیہ راجعون کے مطابق صبر و رضا کے دامن کو تھامتے ہوئے اس صدمہ عظیمہ پر انا للہ وانا الیہ راجعون کہتی ہے۔ اور طالب دعا ہے کہ حضرت ممدوحؓ کے وجود میں جو برکات جاری و ساری تھیں انہیں اللہ تعالیٰ ہم میں قائم رکھے۔ اور حضرت صاحبزادہ صاحب کی روح کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے قرب میں اعلےٰ علیین میں خاص مقام عطا فرمائے۔ اور جماعت اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا کرے۔

مجلس انصار اللہ مرکزیہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز حضرت بیگم صاحبہ مرزا بشیر احمد صاحبؓ۔ حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ سلمہا اللہ تعالیٰ۔ حضرت نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ سلمہا اللہ تعالیٰ۔ حضرت بیگم صاحبہ حضرت مرزا شریف احمد صاحبؓ اور خاندان حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ اور خاندان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے جملہ افراد سے باادب طور پر تعزیت اور دلی ہمدردی کا اظہار کرتی ہے۔

احقر عبدالقادر دہلوی

برائے مجلس انصار اللہ مرکزیہ قادیان ۹/۲ م

## تعلیم الاسلام مڈل سکول قادیان

حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔ اے رضی اللہ عنہ کی وفات حسرت آیات کی خبر پر تعلیم الاسلام سکول قادیان کے عملہ اور طلباء کا ایک غیر معمولی اجلاس منعقد ہوا۔ جس میں مندرجہ ذیل قرارداد متفقہ طور پر پاس ہوئی۔

تعلیم الاسلام سکول قادیان کے عملہ اور طلباء کا یہ اجلاس حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ قمر الانبیاء کی اچانک وفات حسرت آیات کے اس قومی اور جماعتی سانحہ پر انتہائی غم و حزن کا اظہار کرتا ہے۔

حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب کی ذات میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے متعدد الہامات پورے ہوئے۔ آپ سیدنا حضرت مسیح پاک علیہ السلام کی ان مبشر اولاد میں سے تھے جن کے بارے میں حضور علیہ السلام نے دعا فرمائی ہے

اے واحد و یگانہ۔ اے خالق زمانہ میری دعائیں سن لے اور عرض چاکرانہ

تیرے سپرد تینوں دیں کے قمر بنانا

حضرت صاحبزادہ صاحب رضی اللہ عنہ گو ایک لمبے عرصہ سے متعدد بیماریاں لاحق تھیں مگر آپ باوجود بڑھاپے اور کمزوری و بیماریوں کے اپنی عمر عزیز کے آخری لمحات تک خدمت اسلام اور احمدیت میں مصروف رہے تقسیم ملک سے قبل آپ سلسلہ عالیہ احمدیہ کے مختلف عہدوں پر سرفراز رہے اور ایک لمبے عرصہ تک ناظر تعلیم و تربیت کے عہدہ پر متمکن رہ کر گرانقدر خدمات سرانجام دیں۔ آپ کی ساری عمر خدمت دین کے کاموں میں بسر ہوئی۔ آپ بلند پایہ اور کامیاب مصنف تھے۔ اور اخلاق حسنہ کی زندہ تصویر تھے۔ تقسیم ملک کے بعد قادیان اور درویشان قادیان کے ساتھ آپ کا تعلق مثل باپ اور بیٹے کے تھا اور آپ کے وصال کے بعد ہم اپنے آپ کو یتیموں کی طرح محسوس کرتے ہیں۔

اس عظیم صدمہ میں ہم اراکین عملہ و طلباء تعلیم الاسلام سکول۔ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ۔ حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ۔ بیگم صاحبہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ عنہ بیگم صاحبہ حضرت مرزا شریف احمد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب۔ صاحبزادہ مرزا مجید احمد صاحب صاحبزادہ مرزا حمید احمد صاحب صاحبزادہ مرزا منیر احمد صاحب اور دیگر لواحقین و پسماندگان سے دلی ہمدردی کا اظہار کرتے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے ہیں کہ وہ مرحوم کو "بغیر کسی حساب" کے جنت کے اعلےٰ مقام میں جگہ دے۔ اور حضرت ام مظفر احمد صاحبہ کا خاص طور پر حامی و ناصر ہو۔ اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ اور اُن کی وفات سے جو کمی اور خلا واقع ہو گیا ہے اُسے محض اپنے فضل و کرم اور قدرت کاملہ سے پورا فرمائے۔ اور مرحوم کا نعم البدل عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین

ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام مڈل سکول قادیان

## منجانب جماعت احمدیہ یادگیر

آج مورخہ ۲/ستمبر ۱۹۶۳ء بعد نماز مغرب جماعت احمدیہ یادگیر کی طرف سے تعزیتی جلسہ منعقد کیا گیا جس میں حسب ذیل تعزیتی قرارداد پاس کی گئی۔

جماعت احمدیہ یادگیر حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وفات حسرت آیات کے جانکاہ صدمہ پر انتہائی غم اور افسوس کا اظہار کرتی ہے۔ حضرت صاحبزادہ موصوف کی ذات عظیم برکات کی حامل تھی۔ آپ کا مقام سلسلہ احمدیہ کی بنیاد کا اہم حصہ تھا جیسا کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی اولاد کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ

"یہی ہیں پنجتن جن پر بنا ہے"

حضرت صاحبزادہ موصوف سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مبشر اولاد ہونے کے لحاظ سے آپ کی ذات شعائر میں سے تھی۔ حضرت صاحبزادہ صاحب رضی اللہ عنہ کی ذات قمر الانبیاء کی مصداق تھی۔ چنانچہ آپ ایک علمی خزانہ تھے اور آپ نے اسلام اور سلسلہ احمدیہ کی جو گرانقدر اور نمایاں خدمات انجام دی ہیں رہتی دنیا تک بطور یادگار قائم رہیں گی۔ آپ مجسم حیا مجسم تواضع۔ نہایت معاملہ فہم اور نکتہ رس بزرگ تھے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی طویل علالت کے باعث آپ جماعت کیلئے ایک ڈھال بنے ہوئے تھے۔ آپ کی وفات سے جماعت احمدیہ ایک بزرگ و مقدس ہستی سے محروم ہو گئی۔ اور یہ ایک ناقابل تلافی سانحہ محسوس کرتی ہے۔

جماعت احمدیہ یادگیر حسب فرمان الٰہی واذا اصابتھم مصیبۃ قالوا انا للہ وانا الیہ راجعون کہتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے حضور صبر و رضا کی توفیق طلب کرتی ہے۔ اور دست بدعا ہے کہ اللہ تعالیٰ حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ عنہ کی برکات کو ہم میں جاری رکھے اور حضرت ممدوح کو اعلیٰ علیین میں خاص مقام عطا فرمائے۔ اور آقائے نامدار حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے قرب میں جگہ عطا فرمائے۔

جماعت احمدیہ یادگیر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ۔ حضرت نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ جناب صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب اور محترمہ حضرت اُم مظفر احمد صاحبہ سے بصد خلوص دل اظہار تعزیت کرتی ہے۔ اور خاندان حضرت مسیح موعودؑ کے جملہ افراد کے ساتھ دلی ہمدردی کا اظہار کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے حضور دست بدعا ہے کہ بالخصوص خاندان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور بالعموم ساری جماعت کو اس سانحہ عظیم کی برداشت کرنے کی صبر و ہمت عطا فرمائے۔ آمین۔

محرر

جماعت احمدیہ یادگیر۔ ۲/ستمبر ۱۹۶۳ء

نوٹ:۔ جونہی ریڈیو سے حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ عنہ کے انتقال پُر ملال کی المناک خبر نشر ہوئی۔ احباب جماعت کو سرکلر کے ذریعہ اطلاع دی گئی۔ اور احباب جماعت نے دکانیں اور کاروبار بند رکھے۔

بعد نماز مغرب تعزیتی جلسہ بھی منعقد کیا گیا۔ بعد اختتام جلسہ نماز جنازہ غائب پڑھی گئی جس میں جماعت کے کثیر التعداد مرد و زن اور بچے شامل تھے۔ جس میں

حضرت ممدوح کیلئے درددل سے مغفرت اور بلندیٔ درجات کے لئے دعا کی گئی۔
(سیٹھ) محمد عبدالحی صاحب
امیر جماعت احمدیہ یادگیر

## جماعت احمدیہ حیدرآباد و سکندرآباد

جماعت احمدیہ حیدرآباد و سکندرآباد کا یہ غیر معمولی اجلاس جو مورخہ ۳ ستمبر ۱۹۶۳ء بروز منگل بعد نماز مغرب احمدیہ جوبلی ہال میں زیر صدارت مکرم جناب غلام قادر صاحب شرق نائب امیر جماعت احمدیہ سکندرآباد منعقد ہوا۔ حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اچانک وفات حسرت آیات پر دلی صدمہ و رنج و غم کا اظہار کرتا ہے۔

آپ کی وفات سے سلسلہ عالیہ احمدیہ کو جو عظیم نقصان اور صدمہ پہنچا ہے وہ ناقابل تلافی ہے۔ کیونکہ آپ کا یہ وجود بابرکت مسیح موعود علیہ السلام کی مبشر اولاد ہونے کے علاوہ اسلام اور احمدیت کے لئے بہت ہی قیمتی تھا۔ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طویل علالت کی وجہ سے جماعت کے تمام امور آپ ہی کی وساطت سے سرانجام پا رہے تھے۔ اور افراد جماعت حضور کی بیماری کی وجہ سے آپ کے مبارک وجود سے اپنی تشنگی بجھاتے تھے۔

اللہ تعالیٰ اس مبارک و مسعود و مقدس وجود کو اعلیٰ علیین میں حضرت رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے قدموں میں اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے قرب میں جگہ عطا فرمائے۔ اور افراد خاندان مسیح موعود علیہ السلام کا حامی و ناصر ہو اور تمام افراد جماعت کو اس صدمہ کے برداشت کی ہمت اور توفیق عطا فرمائے اور اس عظیم جماعتی نقصان کی تلافی محض اپنے فضل و کرم سے فرمائے۔ آمین۔

(امیر جماعت احمدیہ حیدرآباد و سکندرآباد)
اور افراد جماعت احمدیہ حیدرآباد و سکندرآباد

## از طرف جماعت احمدیہ سری نگر (کشمیر)

سری نگر ۴ ستمبر۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔ اے رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اندوہناک سانحۂ ارتحال کی اطلاع ملنے پر آج جماعت احمدیہ سری نگر کی طرف سے پانچ بجے شام ایک ہنگامی اجلاس مسجد احمدیہ سری نگر میں انعقاد پذیر ہوا جس میں حضرت صاحبزادہ صاحب موصوفؓ کی نماز جنازہ غائب ادا کرنے کے بعد حسب ذیل قرار داد تعزیت پاس کی گئی۔

"حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔ اے رضی اللہ عنہ کی افسوسناک وفات پر جملہ افراد جماعت احمدیہ سرینگر از حد رنج و تأسف اور دکھ کا اظہار کرتے ہیں۔ حضرت میاں صاحبؓ نہایت معاملہ فہم۔ مدبر۔ حکیم۔ دردمند اور مشفق و مہربان منتظم تھے۔ آپ کا وجود سلسلہ کے لئے بڑا بابرکت تھا۔ آپ کی عظمت اور آپ کے مقام کا اندازہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہامات سے بخوبی ہوتا ہے جن میں آپ کو قمر الانبیاء کا خطاب دیا گیا ہے۔ آپ مبشرہ اولاد میں سے تھے جن کے متعلق قبل از پیشگوئی کے ذریعہ پیدائش کی خوشخبری دی گئی۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے حقیقۃ الوحی صفحہ ۲۱۸ میں آپ کی پیدائش کو پیشگوئی کا نشان قرار دیا ہے۔ حضرت میاں صاحب موصوفؓ نے متعدد اہم ترین کتابوں کی تصنیف کے علاوہ لمبا سال تک سلسلہ کی اہم نظارتوں کی خدمات بھی سرانجام دیں۔ اور آپ کا ایک ایک لمحہ اور ایک ایک منٹ خدمت سلسلہ کے لئے نہایت ہوشیاری سے لگا ہوا تھا خصوصاً حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ ومتعنا اللہ بطول حیاتہ کی موجودہ بیماری کے ایام میں باوجود خود بیمار ہونے کے سلسلہ کے بیشتر امور کی سرانجام دہی میں انتھک کوشش فرماتے رہے۔ ابھی حضرت مرزا شریف احمد صاحبؓ کی وفات کے صدمہ کا زخم مندمل نہ ہوا تھا کہ جماعت کو پھر ایک بڑا المیہ سے دوچار ہونا پڑا جس کی وجہ سے جماعت میں ایک بہت بڑا خلا پیدا ہو گیا ہے ہم اس موقعہ پر سیدنا حضرت نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم ہی کے الفاظ میں یہ کہتے ہیں کہ

ان العین تدمع والقلب یحزن ولا نقول الا ما یرضیٰ ربنا وانا بفراقک یا بشیرا حمد لمحزونون۔

ہم اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے ہیں کہ وہ حضرت صاحبزادہ صاحبؓ کے درجات کو بلند تر کرتا جائے اور اعلیٰ علیین میں اپنے مقدس والدین (حضرت مسیح موعودؑ اور ام المومنینؓ) اور حضرت نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے جوار میں جگہ عطا فرمائے۔ اور سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی متعنا اللہ بطول حیاتہ وافراد مقدس اہل بیت حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور تمام جماعت کو صبر جمیل کے ساتھ اس عظیم صدمہ کو برداشت کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور ہر طرح سے لواحقین اور افرادِ جماعت کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین۔

خاکسار تاج الدین پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ سرینگر (کشمیر)

## لجنہ اماء اللہ قادیان

لجنہ اماء اللہ قادیان کا ایک غیر معمولی اور خاص اجلاس مورخہ ۴/۹/۶۳ بعد نماز عصر منعقد ہوا۔ جس میں حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ عنہ کی وفات حسرت آیات پر انتہائی رنج اور غم کا اظہار کرتے ہوئے حسب ذیل قرار داد پاس کی گئی۔

حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ عنہ کی نہایت اندوہناک سانحۂ ارتحال پر لجنہ اماء اللہ قادیان اپنے دلی رنج و غم اور دکھ کا اظہار کرتی ہے۔

انا للہ وانا الیہ راجعون ؁

حضرت صاحبزادہ صاحب رضی اللہ عنہ نہ صرف حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے موعود و مبشر فرزند اور مقدس گروہ "پنج تن" کے فرد تھے بلکہ آپ کا مقام ذاتی خوبیوں اور سلسلہ حقہ کی بیش بہا اور گرانقدر خدمات کی وجہ سے بہت بلند ہے۔ اور آپ کا وجود اسلام اور احمدیت کے لئے خاص تقدس کا حامل تھا۔

اس وقت اچانک آپ کی وفات نہ صرف افراد خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے لئے رنجدہ اور اندوہناک ہے بلکہ ساری جماعت کے لئے عموماً اور ممبرات لجنہ اماء اللہ قادیان کے لئے خصوصاً ایک المناک حادثہ اور قومی نقصان کا باعث ہے۔ جن کے لئے آپ ایک محسن و مشفق باپ کی حیثیت رکھتے تھے اور آج ہم آپ کی وفات سے یتیم ہو گئی ہیں۔ دعا ہے کہ قادر مطلق خدا حضرت صاحبزادہ صاحب مرحوم و مغفور کی مقدس روح پر اپنی رحمت کی بارش تا ابد برساتا رہے۔ اور آپ کو اعلیٰ علیین میں اپنے مقدس والدین حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور سیدۃ النساء حضرت ام المومنین رضی اللہ عنہا اور سرور کائنات حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے جوار میں جگہ دے اور جملہ مقدس افراد خاندان حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین۔

ہم ممبرات لجنہ اماء اللہ قادیان حضرت صاحبزادہ صاحب رضی اللہ عنہ کے اس سانحہ پر اپنے پیارے امام سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز و بیگم صاحبہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب۔ حضرت میاں مظفر احمد صاحب اور آپ کے برادران و ہمشیرگان حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ صاحبزادی حضرت امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ اور دیگر مقدسین افراد خاندان کی خدمت میں اظہار ہمدردی اور تعزیت کرتی ہیں۔ اور دعا کرتی ہیں کہ اللہ تعالیٰ سب کے غمزدہ دلوں کو تسلی و تسکین دے اور خود ان کا حامی و ناصر ہو۔ آمین اللہم آمین۔

ہم ہیں ممبرات لجنہ اماء اللہ قادیان

## منجانب ناصرات الاحمدیہ قادیان

حضرت مرزا بشیر احمد رضی اللہ عنہ کی وفات کی خبر ملنے پر ہم تمام ناصرات الاحمدیہ قادیان کو بہت صدمہ ہوا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ حضرت میاں صاحب رضی اللہ عنہ قادیان کے رہنے والوں اور اُن کی اولاد سے بہت محبت رکھتے تھے اور ہم پر بڑے مہربان تھے۔ ہم پر آپ کے اس قدر احسان ہیں کہ آپ کی یاد کبھی بھی ہمارے دلوں سے مٹ نہیں سکتی جیسے ہم خیال کرتی ہیں کہ ہمارے نہایت ہی پیارے بزرگ ہم سے ہمیشہ کے لئے جدا ہو گئے اور ہم ان کی بہترین دعاؤں سے محروم رہ گئی ہیں تو ہمارے ننھے دلوں کو سخت تکلیف ہوتی ہے۔ اور طبیعت بے چین ہو جاتی ہے۔ آپ کی وفات ہمارے لئے بڑے صدمہ اور غم کا موجب ہے۔ اس کی وجہ سے ہمارے دل بہت غمگین ہیں۔ لیکن چونکہ یہ خدا کا فیصلہ ہے جس پر سب کو راضی رہنا چاہیئے۔ اس لئے اس موقعہ پر ہم ممبرات ناصرات الاحمدیہ قادیان سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے الفاظ میں یہی کہتی ہیں کہ

راضی ہیں ہم اُسی میں جس میں تیری رضا ہو

ہم خدا تعالیٰ سے دعا کرتی ہیں کہ اے ہمارے خدا! ہمارے پیارے میاں صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اپنے خاص قرب میں جگہ دے اُن پر راضی ہو جا۔ آپؓ کے غمزدہ بھائیؓ اور بہنوں اور تمام رشتہ داروں کو صبر دے اور صحت دے اور ہمارے دلوں کو قرار بخش اور ہمیں توفیق دے کہ وہ پاک نمونہ جو آپ نے اپنے پیچھے چھوڑا ہے ہم اس پر عمل کر کے تیری خوشنودی حاصل کر سکیں۔ آمین۔

خاکسارہ حلیمہ بشریٰ لقاپوری سیکرٹری ناصرات الاحمدیہ قادیان

## مجلس خدام الاحمدیہ مقامی قادیان

قادیان ۴ ستمبر۔ قمر الانبیاء حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔ اے رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اچانک اور المناک وفات کی اطلاع ملنے پر آج مجلس خدام الاحمدیہ قادیان کا ہنگامی اجلاس منعقد ہوا جس میں حسب ذیل قرار داد تعزیت پاس کی گئی۔

مورخہ ۲ اور ۳ ستمبر کی درمیانی شب صبح ۴ بجے سحری کے وقت لاہور سے بذریعہ فون حضرت میاں صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وفات حسرت آیات کی اچانک خبر سنکر اراکین مجلس خدام الاحمدیہ

قادیان کو بہت صدمہ پہنچا ہے۔ اور سب اراکین نہایت دکھ بھرے دل کے ساتھ آپ کے انتقال پُرملال پر افسوس کا اظہار کرتے ہیں۔ کیونکہ ہم حضرت میاں صاحب رضی اللہ تعالیٰ کے متعلق ایسی افسوسناک خبر سننے کے لئے ہرگز تیار نہ تھے۔ بے شک آپ گذشتہ چند ماہ سے بیمار تھے۔ لیکن یہی خیال تھا کہ کام کی زیادتی کی وجہ سے آنکھ کو جو معمولی ہارٹ وغیرہ ہے وہ دو تین ماہ تک آرام کرنے کے بعد دور ہو جائے گی۔ اگرچہ مورخہ ۲؍ستمبر کی صبح کو آپ کی صحت کے متعلق لاہور سے موصولہ اطلاعات تشویشناک تھیں۔ پھر بھی یہ خیال نہ تھا کہ آپ اتنی جلدی اپنے حقیقی مولا کے پاس چلے جائیں گے۔ اور اپنی جدائی کا ہمارے دلوں پر ایسا صدمہ چھوڑ جائیں گے جو شاید کبھی بھلایا نہ جا سکے گا۔ انا للّٰہ وانا الیہ راجعون۔

حضرت میاں صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت مسیح پاک علیہ السلام کی مقدس اور مبشر اولاد تھے۔ آپ کو خدا تعالیٰ نے بعض اپنے الہام میں قمر الانبیاء کا خطاب عطا فرمایا تھا اس کے علاوہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اور بھی بہت سے مبشر الہام آپ کے متعلق ہوئے۔

آپ خدا کے فضل و کرم سے بچپن سے ہی بہت ذہین اور فہیم تھے۔ حضرت مسیح پاک علیہ السلام کی منشاء کے ماتحت آپ نے ایم۔اے پاس کرنے کے بعد اپنی زندگی کا ایک ایک لمحہ خدمت دین کے لئے وقف کر رکھا تھا۔ اور آخر وقت تک اپنے اس عہد کو نہایت خوش اسلوبی کے ساتھ نبھایا۔ اگرچہ آپ کو پبلک میں تقریریں کرنے کا بہت کم موقعہ ملا مگر آپ نے بفضلہ تعالیٰ متعدد نادر اور قیمتی کتابیں تصانیف فرمائی ہیں۔ جو اسلام اور احمدیت کے لٹریچر میں خاص مقام رکھتی ہیں۔ اور ہمیشہ ان کتب کو خاص مقام حاصل رہے گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

مابعد ہجرت کے بعد آپ ناظر دفتر خدمت درویشان مقرر ہوئے اور اس طویل عرصہ میں آپ نے درویشان کے ساتھ ایسا پدرانہ سلوک فرمایا کہ آج ہم یہ کہنے پر مجبور ہیں کہ ہم آپ کی وفات سے ایک ہمدرد اور مشفق باپ کی ہمدردی اور محبت سے محروم ہو گئے ہیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی علالت کی وجہ سے گویا جماعت کی نگرانی اور تربیت کا سارا بوجھ آپ کے اوپر آپڑا تھا۔ آپ نے اپنے اس فریضہ کو بھی کمال ہمت اور خندہ پیشانی سے آخر دم تک نبھایا۔ آپ بعض اوقات سخت بیماری کی حالت میں بھی جماعت کے دوستوں سے ملاقات کر کے ان کی دلجوئی فرماتے۔ اور ان کو نصائح سے نوازتے تھے۔ اور جماعت کا ہر فرد آپ سے ملاقات کر کے روحانی تسکین حاصل کرتا تھا۔ افسوس ہے کہ آج ہم ان کے فیوض اور برکات سے محروم ہو گئے ہیں۔ آپ کی وفات سے جو عظیم خلاء جماعت میں پیدا ہوا ہے وہ ناقابل بیان اور ناقابل تلافی ہے۔ حضرت میاں صاحب مرحوم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا وجود خاص طور پر درویشان قادیان کے لئے مجسم رحمت تھا۔ اور ہم یہ محسوس کرتے ہیں کہ ایک لحاظ سے اب ہم ان کے سایہ عاطفت سے محروم ہو کر گویا یتیم ہو گئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے اس محرومی کے خلاء کو پورا فرمائے۔ آمین۔ اور ہم کو یہ صدمہ عظیمہ بڑے صبر کے ساتھ برداشت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

حضرت میاں صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وفات ساری جماعت اور سارے خاندان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لئے صدمہ عظیمہ ہے۔ اور اس قرارداد تعزیت کے ذریعہ ہم اراکین مجلس خدام الاحمدیہ قادیان حضرت میاں صاحب رضی اللہ تعالیٰ کی بیگم صاحبہ صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب ایم۔اے۔ سیدنا حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سیدہ حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ سیدہ حضرت نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ اور سب افراد خاندان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ اظہار ہمدردی اور تعزیت کرتے ہوئے دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ حضرت میاں صاحب مرحوم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اپنے خاص قرب میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ اور جنت الفردوس میں حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم اور حضرت مسیح پاک علیہ السلام کی رفاقت حاصل ہو۔ اللہ تعالیٰ پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے اور ہم سب کو یہ صدمہ عظیمہ صبر کے ساتھ برداشت کرنے کی توفیق عطا فرمائے نیز ساری جماعت کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین۔

قریشی محمد شفیع عابد برائے قائد مجلس خدام الاحمدیہ قادیان

## جماعت احمدیہ کیرنگ واڑیسہ

مورخہ ۴؍ستمبر ۱۹۶۳ء کو بعد دوپہر مرکز سے آئے ہوئے ٹیلیگرام کے ذریعہ حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحبؓ کی اندوہناک رحلت کی خبر ملی۔ انا للّٰہ وانا الیہ راجعون۔ افراد جماعت احمدیہ کیرنگ کے قلوب اس دردانگیز اور سنسنی خیز خبر سے ہل گئے۔ اور سب احباب کی یہ حالت تھی کہ "العین تدمع والقلب یحزن ولا نقول الا ما یرضیٰ ربنا وانا بفراقک یا قمر الانبیاء لمحزونون"۔ نماز جنازہ غائب ادا کرنے کی غرض سے ایک کثیر تعداد مردوزن اور بچوں کی بوقت مغرب جامع مسجد کیرنگ کے صحن میں جمع ہو گئے۔ بعد نماز مغرب ایک کثیر تعداد کی معیت میں جو برسات لمبی لمبی دو صفوں پر مشتمل تھی خاکسار نے نماز جنازہ غائب پڑھائی۔ بعد نماز جنازہ مسجد کے صحن میں ایک غیر معمولی تعزیتی جلسہ کی کارروائی زیر صدارت مکرم مولوی شیخ طاہر الدین صاحب صدر جماعت احمدیہ کیرنگ شروع ہوئی سب سے پہلے مکرم الحاج خان بہادر صاحب خان صاحب نے جماعت کو صبر کی تلقین کرتے ہوئے فرمایا کہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ کا وجود سلسلہ کے لئے نافع الناس اور بابرکت وجود تھا۔ مگر کیا کریں مولیٰ کی مرضی پر راضی رہنا چاہیئے۔ ساتھ ہی آپ نے ایک واقعہ بیان کیا کہ "جن دنوں میں اکسٹرا اسسٹنٹ تھا ان دنوں محترم شمشاد علی خان صاحب مرحوم خسر جو میرے کالج المشغلہ صاحب کے ساتھ کچھ دن رہنے کا موقع ملا: ایک دفعہ دوران گفتگو میں مکرم شمشاد علی خان صاحب مرحوم نے فرمایا کہ "میں طالب علمی کے زمانہ میں غیر احمدی تھا مگر میرے ساتھ حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحبؓ جو ان دنوں کالج کے طالب علم تھے رہا کرتے تھے۔ ان کے اخلاق فاضلہ عادات و اطوار اور عبادت و ریاضت کچھ اس قسم کے تھے کہ میرے دل نے گواہی دی کہ ضرور کسی ولی یا نبی کا لڑکا ہوگا۔ چنانچہ انہی کی صحبت کا نتیجہ تھا کہ میں نے بعد میں احمدیت کا مطالعہ کیا۔ اور احمدی ہو گیا۔"

محترم خان بہادر صاحب کے بعد مکرم مولوی محمد خان صاحب مبلغ سلسلہ نے اپنے دلی درد اور الم کا اظہار کرتے ہوئے حضرت میاں صاحب کی انمول خدمات دینیہ پر روشنی ڈالی بعدہ مکرم نیاض الدین خان صاحب معلم مدرسہ احمدیہ کیرنگ نے جماعت کی طرف سے اس دُرِّ بے بہا کی وفات پر افسوس کا اظہار کیا۔ بعد ازاں خاکسار نے حضرت پیارے میاں صاحب کی ولادت کے بارہ میں حضرت مسیح پاک کی پیشگوئی آپ کی دینی خدمات شفقت مخلوقات اور خوف حساب قیامت کا ذکر کرتے ہوئے آپ کی منکسر المزاجی فروتنی اور دیگر اوصاف حمیدہ پر روشنی ڈالی۔ اور اس قومی نقصان پر انتہائی افسوس اور دُکھ کا اظہار کیا۔

بعد ازاں صدر صاحب نے اتفاق رائے سے قرارداد تعزیت پاس۔ اخیر میں صدر صاحب کی خواہش پر خاکسار نے دعا کرائی اور ساری رات و شب میں دعا ہے کہ مولا کریم حضرت میاں صاحب کو اپنے قرب خاص سے نوازتے ہوئے جنت النعیم کے اعلیٰ مقام میں اپنے محبوں کے ساتھ جگہ دے اور ہمارے پیارے امام و ہمام حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دُکھ اور تکلیف نیز بیماری کو دور فرماتے ہوئے صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین اللھم آمین۔

خاکسار سید محمد موسیٰ مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ مقیم کیرنگ (اڑیسہ)

## جماعت احمدیہ ہُبلی

بروز منگل مورخہ ۳-۹-۶۳ کی رات سوا ایک بجے کے قریب جبکہ خاکسار سویا ہوا تھا تار مین نے دروازہ کی گھنٹی کھٹکھٹائی اور تار دے گیا۔ یہ تار محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب کی طرف سے تھا۔ جس میں ہمارے محبوب اور پیارے آقا سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مبشر فرزند قمر الانبیاء حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب کی وفات کی خبر تھی۔ جونہی تار دیکھی گئی خاکسار سسک کر رہ گیا اور آنکھیں اشکبار ہو گئیں۔ صبح ہی جماعت کے تمام دوستوں کو اس رنج و غم والی افسوسناک خبر کی اطلاع دی گئی جس سے جماعت کے ہر دوست کو رنج و دکھ ہوا۔ اسی دن شام کو احباب جماعت دار التبلیغ میں اکٹھے ہوئے اور نماز جنازہ غائبانہ ادا کی گئی۔ بعدہٗ ایک تعزیتی جلسہ میں حسب ذیل قرارداد تعزیت پاس کی گئی۔ حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ عنہ وارضاہ کے نہایت اندوہناک سانحہ ارتحال پر جملہ افراد جماعت احمدیہ ہبلی اپنے دلی رنج و غم اور دکھ کا اظہار کرتے ہیں۔ سیدنا حضرت صاحبزادہ صاحبؓ کا مبارک وجود اسلام و احمدیت کے لئے ایک خاص تقدس کا حامل تھا۔ آپ کے وجود میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی بہت سی بابرکت پیشگوئیاں پوری ہوئیں۔ اور حضور علیہ السلام نے آپ کو سچ مچ مجدد اسلام کی بشارت کا نام دیا۔ ایک رؤیا میں اور آپ کی شان مبارک میں الہام الٰہی "قمر الانبیاء" کے لقب سے پکارا گیا۔

حضرت صاحبزادہ صاحبؓ نے گذشتہ نصف صدی کے قریب سلسلہ حقہ احمدیہ کی جو گرانقدر خدمات سرانجام دی ہیں۔ وہ آپ کے ارفع مقام کو واضح نمایاں کرتی ہیں۔ آپ نے کئی ایک اسلام و احمدیت کی تائید میں بہترین تصانیف فرمائی ہیں جو آپ کے قلب مطہر کی آئینہ دار ہیں۔

۱۹۶۱ء میں جبکہ خاکسار اور مکرم عزیز میاں صاحب ربوہ گئے تھے تو آپ سے بھی ملاقات کا شرف حاصل ہوا۔ دوران گفتگو میں آپ نے ہماری وہ تمام معروضات جو تبلیغی نقطہ نظر سے ہبلی کے متعلق تھیں ہمدردانہ توجہ سے سنی۔ اور ہبلی میں مبلغ کے تعین کا جائزہ لے کر عمل کارروائی فرمائی۔ آپ کی وہ پیاری میٹھی اور نورانی صورت ہماری نظروں سے کبھی اوجھل نہ ہوگی۔ آپ باوجود اپنی پیرانہ سالی اور ناسازی صحت کے سلسلہ کے تمام کاموں کو آخری عمر تک سرانجام دیتے رہے۔

ہم جملہ احباب جماعت ہبلی اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے ہیں کہ وہ حضرت صاحبزادہ صاحبؓ کے درجات کو بلند سے بلند فرمائے اور آپ کی روح کو اعلیٰ علیین میں جگہ دے۔ اور ...

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اور دیگر افراد مقدس اہل بیت حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام اور تمام جماعت کو صبر وجمیل سے اس صدمہ عظیم کو برداشت کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور ہر طرح ان مقدسین اور افراد جماعت کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین ثم آمین۔

خاکسار ایم۔ ایچ منڈاسگر صدر جماعت احمدیہ ہبلی۔

## مظفر پور بہار

مظفر پور ۴ ستمبر ۱۹۶۳ء آج صبح بذریعہ ریڈیو قمر الانبیاء حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔ اے کی وفات حسرت آیات کی خبر سنکر جماعت احمدیہ مظفر پور پر اداسی چھا گئی۔ ساڑھے تین بجے دن مولوی عبد الحق صاحب فضل مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ کے مکان پر احباب جماعت نے جمع ہو کر نہایت رقت و سوز اور کرب کی حالت میں نماز جنازہ غائب ادا کی۔

جماعت احمدیہ مظفر پور حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی المناک اور ناگہانی وفات پر دلی صدمہ اور گہرے حزن و ملال کا اظہار کرتی ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کے حضور دعا کرتی ہے کہ وہ آپ کو اعلیٰ علیین میں خاص مقام عطا فرمائے۔ اور آپ کے درجات کو ہر آن بلند سے بلند تر فرمائے۔ آمین۔ حضرت صاحبزادہ صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے لخت جگر اور حضور کی مبشر اولاد میں سے تھے۔ آپ کا مقدس وجود شعائر اللہ میں سے ہونے اور دیگر ان گنت ذاتی اوصاف کی وجہ سے ایک بہت بڑے درجے کا حامل تھا۔ آپ اللہ تعالیٰ کے منور و عظیم الشان نشانوں کے مظہر تھے اور آپ کا پاک نمونہ جماعت کے لئے مشعل راہ کی حیثیت رکھتا تھا۔

ہم اس عظیم جماعتی سانحہ پر اپنے آقا سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ۔ حضرت سیدہ ام مظفر احمد صاحب۔ حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب۔ حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب اور خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام و خاندان حضرت ام مظفر احمد صاحب کے دیگر تمام افراد کی خدمت میں نہایت ادب کے ساتھ گہری ہمدردی اور قلبی تعزیت کا اظہار کرتے ہیں۔ اور دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان کے اور ہم سب کے غمگین قلوب کو سکینت عطا فرما فرمائے اور اپنے خاص المخاص فضل سے اس عظیم قومی صدمے کی تلافی کرے اور ہم سب کو حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاک نمونہ کی تقلید کرنے کی توفیق دے۔ آمین۔

خاکسار سید منصور احمد صدر جماعت احمدیہ مظفر پور بہار

## جماعت احمدیہ کرڈاپلی اڑیسہ

مورخہ ۳ ستمبر بوقت شام سیدنا حضرت "قمر الانبیاء صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب مرحوم رضی اللہ عنہ کی وفات حسرت آیات کی خبر بذریعہ تار پاتے ہی احباب جماعت کرڈاپلی کا کلیجہ دھک سے رہ گیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آہ! حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ایک لخت جگر اور سلسلہ کے محبوب راہنما کی افسوسناک وفات کی خبر سنتے ہی آنکھیں بے اختیار اشکبار ہو گئیں۔ جماعت احمدیہ میں بھی ایک ہیجان پیدا ہو گیا اور مکرم مولوی محمد صدیق صاحب سیکرٹری مال کی مساعی کے نتیجہ میں فوراً احباب جماعت کا ایک بہت بڑا اجتماع مسجد میں ہو گیا۔ بارش کی وجہ سے مغرب اور عشاء کی نمازیں جمع ہوئیں۔ اس کے بعد خاکسار نے آپ کے مناقب و اعلیٰ صفات اور آپ کی بیماری کی کیفیتیں بیان کیں اور جماعت کی طرف سے بالاتفاق یہ قرار داد پاس کی کہ فوراً مرکز قادیان کو محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ اور سیدنا حضرت المصلح الموعود خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ مع خاندان مسیح موعود علیہ السلام کے حضور فوراً تعزیت اور ہمدردی کی تاریں بھجوائی جائیں۔ چنانچہ دونوں تاریں آج ہی بھجوائی جا رہی ہیں۔ اللہ تبارک تعالیٰ آپ کی مبارک روح کو جنت کے اعلیٰ علیین اور سیدنا حضرت اقدس مسیح موعودؑ کے قرب میں جگہ نصیب کرے۔ آمین ثم آمین۔ میاں سید احمد صاحب یونس مخلص ہے جو قمر الانبیاء کے حالات سے نا واقف اور آپکی دعاؤں کی قبولیت کا نشان نہ دیکھا ہو اسکے بعد خاکسار کی اقتدا میں مرحوم کا جنازہ غائب پڑھا گیا اور لمبی دعائیں ہوئیں۔

حضرت قمر الانبیاء کا مبارک وجود یہ امر واقعہ ہے کہ سیدنا حضرت اقدس المصلح الموعود ایدہ الودود کے بعد جماعت میں مسلمہ طور پر ایک خاص امتیازی شان رکھتا تھا اور باعث راہنمائی تھا۔ آج جماعت کا ایک تاریکی آسمانی قمر تہمانی روحانیت سے غروب ہو گیا۔ آہ آج مشیت ایزدی سے درویشان کرام قادیان کا ایک روحانی باپ بھی ان سے جدا ہو گیا۔ آج جماعت کے وہ مخلصین خواہ وہ رہوں یا مستورات جو قبولیت دعاؤں کے لئے دن رات ترستے رہتے تھے ان سے محروم ہو گئے اور یہ تقضائے آسمانی کے مطابق ہوا۔

بلانے والا ہے سب سے پیارا اُسی پہ اے دل تو جاں فدا کر

حضرت صاحبزادہ صاحب کی جلیل القدر خدمات سلسلہ اور آپکے سنہری کارنامے اور مسلسل بیماریوں کے تلخ

# حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وفات حسرت آیات پر

## جماعتہائے احمدیہ ہندوستان کی طرف سے اظہار تعزیت

حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی المناک اور اچانک وفات کی افسوسناک اطلاع ۲ ستمبر و ۳ ستمبر کی درمیانی شب صبح ۴ بجے بذریعہ فون قادیان میں موصول ہوئی تھی۔ چنانچہ صبح ڈاکخانہ کھلنے پر قریباً ہندوستان کی ۴۰ جماعتوں کو فوراً بذریعہ تار اس صدمہ عظیمہ کی اطلاع نظارت ہذا کی طرف سے بھجوادی گئی تھی۔ اور ساتھ ہی ساری جماعتوں اور افراد کی خدمت میں سرکلر لیٹر بھجوا دیا گیا تھا۔ اس افسوسناک سانحہ کی اطلاع ملنے پر مندرجہ ذیل جماعتوں اور افراد نے تار کے ذریعہ اظہار تعزیت فرمایا ہے اللہ تعالیٰ ان سب کا حافظ و ناصر ہو اور انہیں صبر کے ساتھ یہ صدمہ عظیمہ برداشت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اور حضرت میاں صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وفات سے ناقابل بیان اور ناقابل تلافی نقصان ہوا ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے اس نقصان کی تلافی فرمائے آمین۔

(۱) مکرم مولوی بشیر احمد صاحب مبلغ سلسلہ احمدیہ مقیم دہلی (۲) مکرم چوہدری مبارک علی صاحب مبلغ سلسلہ احمدیہ مقیم حیدرآباد (۳) مکرم مولوی سراج الحق صاحب انسپکٹر بیت المال مقیم حیدرآباد (۴) مکرم سیٹھ معین الدین صاحب امیر جماعت احمدیہ حیدرآباد (۵) محترمہ صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ حیدرآباد (۶) مکرم رحمت اللہ خان صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ دہلی (۷) مکرم محمد اسمٰعیل صاحب عوزری جماعت احمدیہ یادگیر (۸) مکرم قائد صاحب مجلس خدام الاحمدیہ یادگیر (۹) مکرم سیٹھ محمد صدیق صاحب بانی (۱۰) مکرم رحمت اللہ صاحب عوزری جماعت احمدیہ یادگیر (۱۱) مکرم صدر صاحب جماعت احمدیہ موسلے بنی مائینز (۱۲) مکرم صدر صاحب جماعت احمدیہ شاہجہانپور (۱۳) مکرم امیر صاحب جماعت احمدیہ یادگیر (۱۴) مکرم داؤد احمد صاحب عرفانی وارنگل آندھرا پردیش (۱۵) مکرم سید اختر احمد صاحب مع اہلیہ صاحبہ پٹنہ۔ بہار (۱۶) مکرم بابو محمد یوسف صاحب پراونشل امیر جموں (۱۷) مکرم سیٹھ بشیر احمد صاحب لکھنؤ یو۔ پی (۱۸) مکرم محمد عبد اللہ صاحب بی۔ ایس۔ سی۔ حیدرآباد (۱۹) مکرم امیر صاحب جماعت احمدیہ کلکتہ (۲۰) مکرم صدر صاحب جماعت احمدیہ کالیکٹ (۲۱) مکرم سید فضل احمد صاحب ایس۔ پی۔ پٹنہ۔ بہار (۲۲) مکرم حکیم محمد دین صاحب مبلغ سلسلہ احمدیہ شیموگہ (۲۳) مکرم سیٹھ محمد الیاس صاحب مع اہلیہ صاحبہ۔ یادگیر (۲۴) مکرم صدر صاحب جماعت احمدیہ بینگلور (۲۵) مکرم علی محمد الہ دین صاحب سکندرآباد (۲۶) مکرم محمد صدیق صاحب ثانی ناظر آفس پونچھ (۲۷) مکرم بابو تاج الدین صاحب پراونشل امیر کشمیر سرینگر (۲۸) مکرم احمد سیر جیا صاحب مع اہلیہ صاحبہ انڈونیشن ایمبیسی۔ نئی دہلی (۲۹) مکرم مولوی محمد اسمٰعیل صاحب وکیل یادگیر (۳۰) محترمہ صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ شاہجہانپور (۳۱) مکرم صدر صاحب جماعت احمدیہ کرڈاپلی اڑیسہ (۳۲) مکرم سید فضل الرحمٰن صاحب نائب پراونشل امیر اڑیسہ (۳۳) مکرم مولوی سکندر [illegible] صاحب صدر جماعت احمدیہ مونگھیر۔ بہار (۳۴) مکرم سید مدار صاحب صدر جماعت احمدیہ شیموگہ (۳۵) مکرم خان بہادر عطاء الرحمٰن صاحب شیلانگ (۳۶) مکرم ڈاکٹر محمد یونس صاحب صدر جماعت احمدیہ بھاگلپور۔ بہار (۳۷) مکرم سید لیئق احمد صاحب رانچی۔ بہار (۳۸) مکرم مولوی محمد ایوب صاحب ریٹائرڈ ڈپٹی ڈائرکٹر۔ رانچی (۳۹) مکرم مولوی جلال الدین صاحب قمر مبلغ سلسلہ احمدیہ مقیم حیفہ اسرائیل (۴۰) مکرم غلام محمد صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ باڑی پورہ۔ کشمیر۔ (۴۱) مکرم سید مبشر احمد صاحب مونگھیر بہار (۴۲) مکرم محمد زمان علی صاحب صدر جماعت احمدیہ پینگال۔ اڑیسہ (۴۳) مکرم مولوی عبد الواحد صاحب صدر جماعت احمدیہ آسنور۔ کشمیر۔ (۴۴) مکرم عاشق حسین صاحب صدر جماعت احمدیہ خانپور ملکی۔ بہار (۴۵) مکرم ٹی کے سلیمان صاحب صدر جماعت احمدیہ بمبئی (۴۶) مکرم پروفیسر منصور احمد صاحب علیگڑھ یونیورسٹی علیگڑھ۔ یوپی۔

ناظر اعلیٰ قادیان

م بے مثال قربانیاں تاریخ احمدیت میں رہتی دنیا تک احمدیت کی آئندہ نسلوں کیلئے ہمیشہ مشعل راہ رہیں گی انشاء اللہ جس زمانہ میں جبکہ آج سے قریباً ۴۰-۵۰ سال کا عرصہ ہوتا ہے مدرسہ تعلیم الاسلام قادیان میں زیر تعلیم تھا مستحق بچوں کیلئے آپکی خدمات مدرسہ مذکور پر آنریری طور پر لگی ہوئی تھی اس لحاظ سے یہ ناچیز بھی قمر الانبیاء رہ کا شاگرد ہونیکا فخر رکھتا ہے کچھ عرصہ ہوا جب اڑیسہ کے مولوی محمد علی مرحوم جو میرے ہمنام رہ چکے تھے فوت ہو گئے تو خاکسار نظارت دعوۃ و تبلیغ کے ماتحت رانچی میں ایک رکن تھا وہ مرحوم استاذی المحترم سے خط و کتابت کا جاری رکھا ہوا لیکن خطوط پاتے ہی فوراً جواب دیتے ہوئے تعجب کا اظہار کرتے ہوئے الحمد للہ پڑھا! اور فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے آپکو بچا بندہ رکھا ہے اور خدمات دینیہ میں لگایا ہے ورنہ میں اور کچھ سمجھا تھا بہرحال قمر الانبیاء حضرت سلسلہ کے آئینوں المصلح الموعود حضرت قمر الانبیاء کے تفصیل حالات اور آپکی زریں خدمات پر انشاء اللہ جو روشنی ڈالیں گے وہ ہماری دلی تسلی کیلئے ہوں گے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کی پاک روح کو جنت کے بلند ترین مقام اور سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے قرب میں جگہ نصیب کرے آمین ثم آمین۔ والسلام

# جماعتہائے احمدیہ کشمیر کا جلسہ سالانہ

## بمقام کنہ پورہ شورت متصل کولگام

### بتاریخ ۱۴ اور ۱۵ ستمبر ۶۳ء

احباب جماعت ہائے کشمیر کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ ۱۴ اور ۱۵ ستمبر کو بمقام کنہ پورہ سالانہ جلسہ منعقد ہوگا۔ خود بھی شریک جلسہ ہوں اور اپنے حلقہ اثر غیراز جماعت دوستوں کو بھی زیادہ سے زیادہ تعداد میں سالانہ کی احمدیت کی عالمگیر اسلامی خدمات مخصوص تعلیمات سے روشناس کرائیں۔ مہمانوں کے قیام و طعام کا انتظام کشمیر کی باقی جماعتوں کے تعاون سے جماعت کنہ پورہ اور شورت کر رہی ہیں۔ مرکز سلسلہ سے مولانا محمد سلیم صاحب فاضل اور مولانا شریف احمد صاحب امینی جلسہ ہذا میں رونق بخش رہے ہیں۔

۱۴ ستمبر کو بوقت شب مقامی مجلس عاملہ کا خصوصی اجلاس ہوگا۔ جملہ عہدیداران انصار اللہ۔ خدام الاحمدیہ مجالس مقامی و صوبائی سے درخواست ہے کہ وہ جلسہ کے دن تک کنہ پورہ تشریف لے آئیں۔ ۱۵ ستمبر کو اجلاس عام ہوگا جس میں مندرجہ ذیل عنوانات پر مرکزی مبلغین تقاریر فرمائیں گے۔

سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم۔ اسلام اور امن عالم۔ اسلام اور کمیونزم۔ ختم نبوت کی حقیقت۔

ان کے علاوہ ہستی باری تعالیٰ۔ وفات مسیح۔ اولیائے کشمیر کی اسلامی خدمات۔ جماعت احمدیہ اور اسلامی خدمات۔ احمدیہ سوسائٹی۔ احمدیت یا حقیقی اسلام وغیرہ مضامین پر دوسرے چوٹی کے مقررین خطاب کریں گے۔

الداعی خاکسار

محمد ڈار جنرل سیکرٹری جماعتہائے احمدیہ کشمیر

---

#### مسجد مبارک میں

## وضو اور چھڑکاؤ کے پانی کا انتظام

از محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب قادیان

مسجد مبارک دوسری منزل پر واقع ہے۔ اور گرمیوں میں تین نمازیں تیسری منزل یعنی چھت والے حصہ میں ادا کی جاتی ہیں۔ گرمیوں میں یہ چھت سخت تپ جاتی ہے۔ جسے ٹھنڈا کرنے کے لئے چھڑکاؤ کے لئے آدمی مقرر کرنا پڑتا تھا۔ علاوہ ازیں نمازیوں کے لئے وضو کے پانی کا بھی انتظام نہیں تھا۔ دوسری طرف قادیان میں ماشکی نہیں ملتے۔ جس کی وجہ سے بہت دشواری پیش آرہی تھی۔ اللہ تعالیٰ جزائے خیر دے محترم سیٹھ محمود احمد صاحب آف کلکتہ کی والدہ محترمہ کو کہ انہوں نے اسی ضرورت کے پیش نظر اپنے خاوند محترم سیٹھ محمد صدیق صاحب مرحوم کی روح کو ثواب پہنچانے کی غرض سے رفاہ عامہ کے خیال سے اس ضرورت کو پورا کرنے کا انتظام فرمایا اور اس کے جملہ اخراجات برداشت کئے۔ چنانچہ مسجد مبارک کے جانب جنوب فرش زمین پر بجلی کا پمپ لگوایا گیا۔ مسجد کی چھت پر ٹنکی تیار کی گئی اور چھڑکاؤ کے لئے ربڑ کی پائپ خریدی گئی۔ اس کام کی تکمیل کی وجہ سے مسجد کو ٹھنڈا کرنے اور نمازیوں کے وضو کا بہت معقول انتظام ہوگیا ہے۔ میں احباب جماعت کی خدمت میں یہ اعلان شکریہ کے اظہار اور مرحوم کی مغفرت اور بلندی درجات کے لئے دعا کی تحریک سے کر رہا ہوں۔ نیز یہ بھی دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کی بیوی اور ان کی سب اولاد کو ہمیشہ اپنی حفظ و امان میں رکھے۔ اور اپنے فضلوں سے نوازتا رہے۔

خاکسار مرزا وسیم احمد

---

# ولادتیں

برادرم محترم سیٹھ محمود احمد صاحب ابن محترم سیٹھ محمد صدیق صاحب مرحوم کلکتہ کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے گذشتہ دنوں پہلا فرزند عطا فرمایا۔ سیٹھ صاحب موصوف مرکزی تحریکات پر شرح صدر سے نمایاں حصہ لینے والے مخلص نوجوان ہیں۔ اللہ تعالیٰ اس ولادت کو ان کے خاندان کے لئے موجب برکت بنائے اور مولود کو صحت والی لمبی عمر نصیب کرے اور خادم دین بنائے۔

دوسری ولادت محترم سیٹھ محمد صدیق صاحب بانی ممبر صدر انجمن احمدیہ قادیان (محترم سیٹھ صاحب اپنی غیر معمولی مالی خدمات کی وجہ سے احباب جماعت میں کسی تعارف کے محتاج نہیں ہیں) کے منجھلے فرزند عزیز نصیر احمد بانی کے ہاں اللہ تعالیٰ نے ایک بیٹی کے بعد اب پہلا بیٹا عطا فرمایا ہے۔ احباب سے گزارش ہے کہ وہ دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ یہ ولادت ان کے سب خاندان کے لئے مبارک کرے اور نومولود کو صحت والی لمبی عمر دے اور خادم دین بنائے۔ نیز محترم سیٹھ صاحب کے بڑے بیٹے عزیز بشیر احمد اور چھوٹے بیٹے عزیز شریف احمد جن کی شادی ماہ اپریل میں قادیان میں ہوئی تھی) کو بھی نرینہ اولاد عطا فرمائے۔

خاکسار مرزا وسیم احمد ناظر دعوت و تبلیغ قادیان

---

# پروگرام دورہ مکرم مولوی محمد عمر صاحب فاضل اسسٹنٹ انچارج تبلیغ حیدرآباد

## جماعتہائے احمدیہ کیرالہ ۱۴ ۹/۶۳ تا ۲۵ ۱۰/۶۳

مندرجہ ذیل جماعت ہائے احمدیہ جنوبی ہند کے عہدیداران مال کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ مکرم مولوی سراج الحق صاحب انسپکٹر بیت المال کچھ عرصہ سے بیمار ہیں۔ اور ابھی دورہ کرنے کے قابل نہیں ہوئے اس لئے ان کی جگہ مکرم مولوی محمد عمر صاحب فاضل اسسٹنٹ انچارج تبلیغ مندرجہ ذیل پروگرام کے مطابق مورخہ ۱۴ ۹/۶۳ تا ۲۵ ۱۰/۶۳ پڑتال حسابات و وصولی چندہ جات کے سلسلہ میں دورہ کریں گے۔ امید ہے کہ جملہ عہدیداران مولوی صاحب موصوف سے کماحقہ تعاون فرماویں گے۔

ناظر بیت المال قادیان

| نمبر شمار | نام جماعت | تاریخ رسیدگی | قیام | تاریخ روانگی |
|---|---|---|---|---|
| ۱ | حیدرآباد | - | - | ۱۴-۹-۶۳ |
| ۲ | مرکرہ | ۱۶-۹-۶۳ | ۲ | ۱۸ |
| ۳ | نجیشور | ۱۸ | ۱ | ۱۹ |
| ۴ | منگلور (مرگرال) | ۱۹ | ۱ | ۲۰ |
| ۵ | پینگاڈی | ۲۰ | ۳ | ۲۳ |
| ۶ | کنانور | ۲۳ | ۳ | ۲۶ |
| ۷ | کوڈالی | ۲۶ | ۱ | ۲۸ |
| ۸ | تلچیری - پینال | ۲۸ | ۱ | ۲۹ |
| ۹ | باڈاگرا | ۲۹ | ۱ | ۳۰ |
| ۱۰ | کالیکٹ | ۳۰ | ۳ | ۳-۱۰-۶۳ |
| ۱۱ | منارگھاٹ | ۴-۱۰-۶۳ | ۱ | ۵ |
| ۱۲ | الانور | ۵ | ۱ | ۶ |
| ۱۳ | پتھیاپریم | ۷ | ۱ | ۸ |
| ۱۴ | کرولائی | ۸ | ۱ | ۹ |
| ۱۵ | کرونا گاپلی | ۱۱ | ۴ | ۱۵ |
| ۱۶ | کوٹار | ۱۶ | ۱ | ۱۷ |
| ۱۷ | ساتان کولم | ۱۷ | ۱ | ۱۸ |
| ۱۸ | میلاپالم | ۱۹ | ۱ | ۲۰ |
| ۱۹ | کالم کوڈی | ۲۱ | ۱ | ۲۲ |
| ۲۰ | مدراس | ۲۳ | ۱ | ۲۴ |
| ۲۱ | حیدرآباد | ۲۵ | - | - |